بچوں کا پیارا رسالہ

رجسٹرڈ نمبر
ایل: ۱۲۸۔

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

ایڈیٹر
لئیق احمد طاہر

مئی 1976

Digitized by Khilafat Library Rabwah

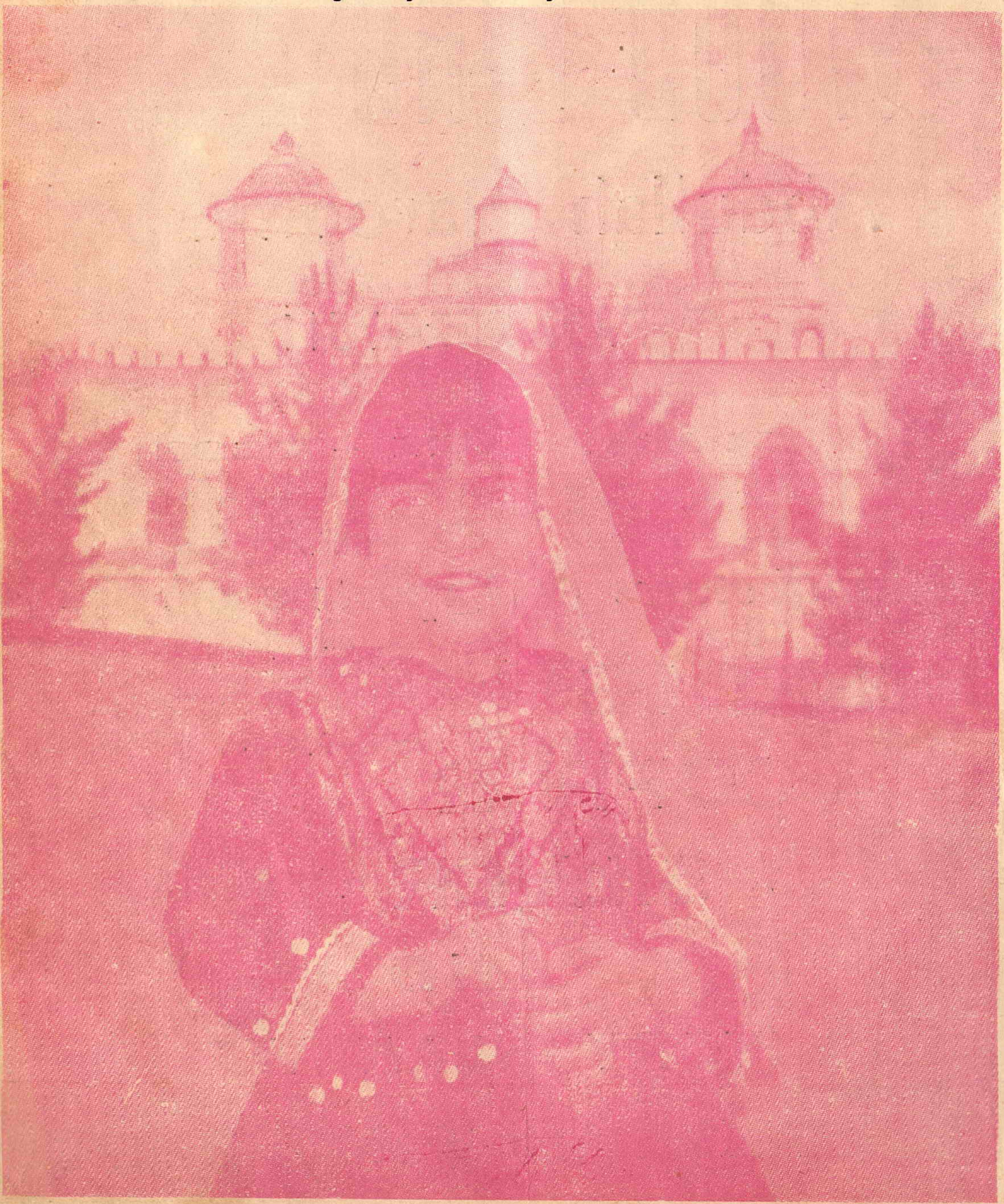

WOOD BIRD & CO.

Abdullah Haroon Road

P.O. Box—7511

KARACHI - 0302

Manufactures & Exporters of:

★ **BROSS**

★ **COPPER**

★ **SILVER**

AND

★ **IVORY INLAID WOODEN**

PAKISTANI HANDICRAFTS

رجسٹرڈ نمبر
ایل : ۱۲۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے

پڑھتے ہیں:

ربوہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان

ہجرت ۱۳۵۵ ہش
مئی ۱۹۷۶ء
جلد نمبر ۱۹ ۰ شمارہ نمبر ۵

ایڈیٹر
لئیق احمد طاہر

نائب مدیر
نصیر احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قال اللہ تعالیٰ

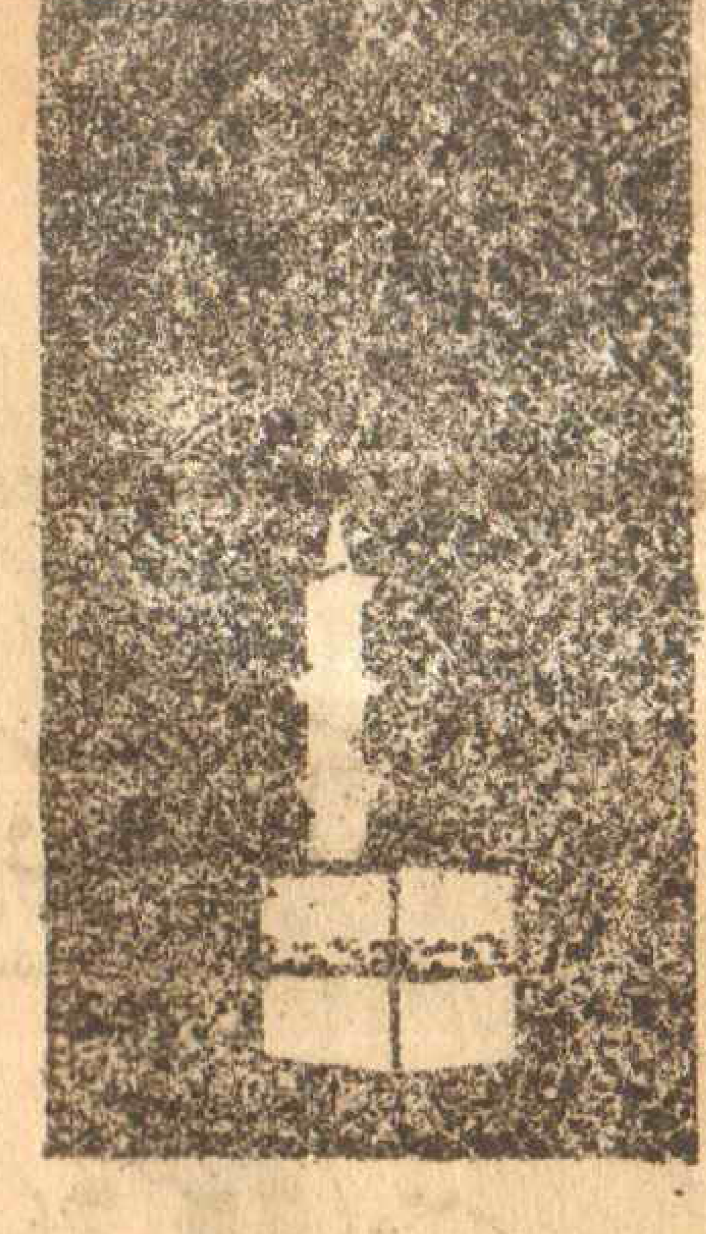

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔
(مومنون ع۱)

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو لغو سے اعراض کرتے ہیں حقیقی مومن ہیں۔

عزیز بچو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فلاح و کامیابی پانے والے مومنین کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ ہر قسم کے لغو کام سے اعراض کرتے ہیں۔ خواہ وہ لغو قولی ہو یا فعلی۔ وہ ہر قسم کی لغو باتوں اور لغو اعمال سے اجتناب اختیار کرتے ہیں اور لغو امور میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے۔

آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض بچے اور بعض نوجوان پتنگ بازی، گلی ڈنڈا، اخروٹ اور گولیاں وغیرہ کھیلتے اور بیہودہ رسائل پڑھنے میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں یہ کھیلیں سراسر لغو، فضول، بے فائدہ اور عبث ہیں ان کا انسانی صحت اور اخلاق و کردار پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا اور پھر احمدی بچوں اور نوجوانوں کو تو یہ کھیلیں بالکل زیب نہیں دیتیں۔ پس آپ سب کا فرض ہے کہ آپ خود بھی ایسی کھیلوں میں حصہ نہ لیں اور دوسروں کو بھی ایسے امور میں مشغول ہونے سے باز رکھیں کیونکہ حقیقی مومن جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وہ مومن ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں ہر قسم کے لغو سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم [illegible] [illegible] آمین!

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

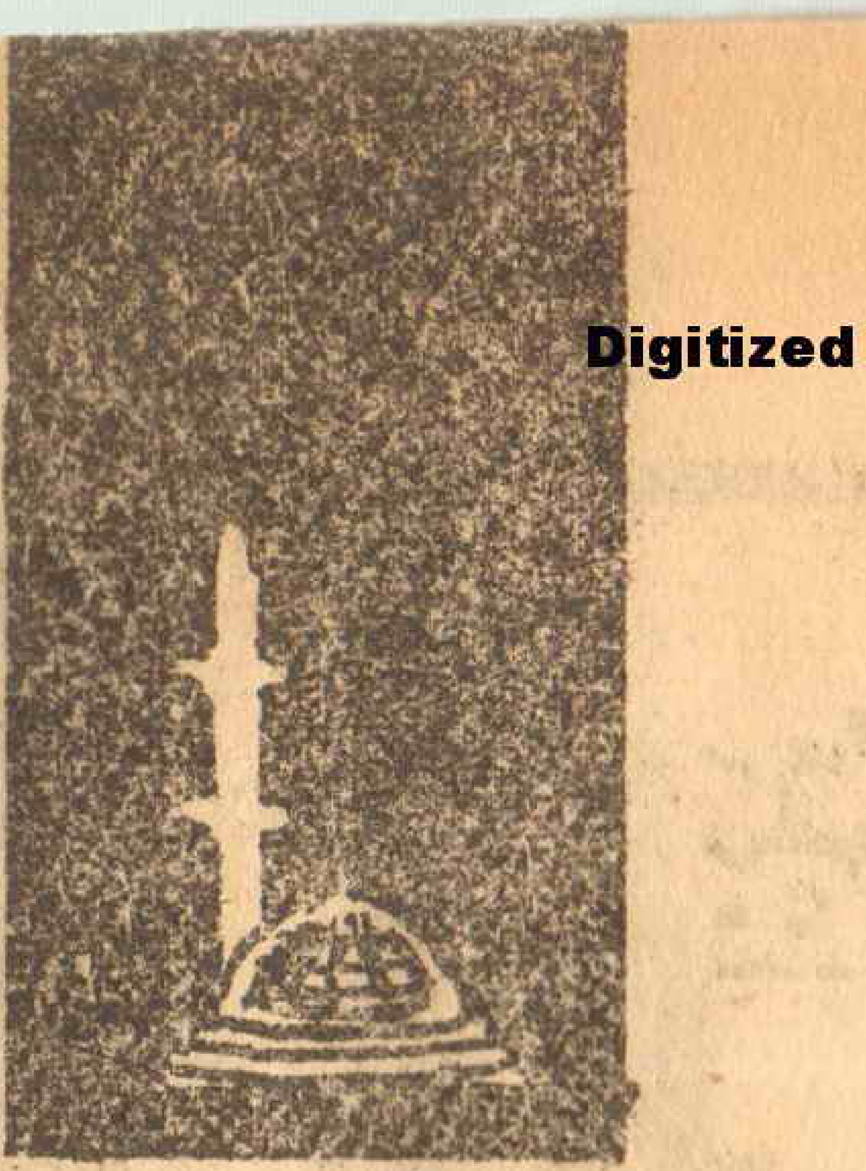

● "ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ "نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو۔" ابن مسعودؓ نے پوچھا۔ "اس کے بعد؟" آپؐ نے فرمایا۔ "اس کے بعد والدین کی اطاعت۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ "اس کے بعد کون؟" آپؐ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ۔ آپؐ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اگر میں آپ سے اور پوچھتا تو (شاید) آپ زیادہ بیان فرماتے۔"

● "حضرت ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ نہانا اس کے میل کو باقی رکھے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یہ اس کے میل کو باقی نہ رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے اور ان کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ صدی ختم ہونے کو ہے

میرے ننھے منے بہن بھائیو!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق چودھویں صدی کے عین سر پر مجدد زمانہ، مہدی معہود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ یہ ساری صدی آنکھوں آنکھوں میں بیت گئی اور اب اس کے اختتام میں صرف چار سال باقی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس صدی کے دوران سوائے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ چودھویں صدی کے مجدد نے تو صدی کے شروع میں ہی آنا تھا۔ مقامِ فکر ہے کہ اگر سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مصداق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں تھے تو اور کون تھا؟ — وہ کہاں ہے؟ اس نے دعویٰ کیوں نہ کیا؟ — دنیائے اسلام اس سے بے خبر کیوں ہے؟ — اس کا ظہور لازمی ہے کیونکہ ہمارے سید و مولیٰ کا وعدہ سچا اور پختہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے — ۱۸۸۹ء میں آپ نے دعویٰ ماموریت فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں وفات پاکر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے عین حیات میں جماعت کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ گئی تھی اور اب دنیا کے تمام برّاعظم اور جزائر آپ کے فدائیوں کے مسکن ہیں۔ جماعت کی تعداد ایک کروڑ (۱,۰۰,۰۰,۰۰۰) سے تجاوز کر گئی ہے اور اس میں دن بدن تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے — آیئے! ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے سوال کریں کہ — "چودھویں صدی کے مجدد کہاں ہیں؟" — صدی ختم ہونے کو ہے اب تو ان کی جستجو اور تلاش کرے —!

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

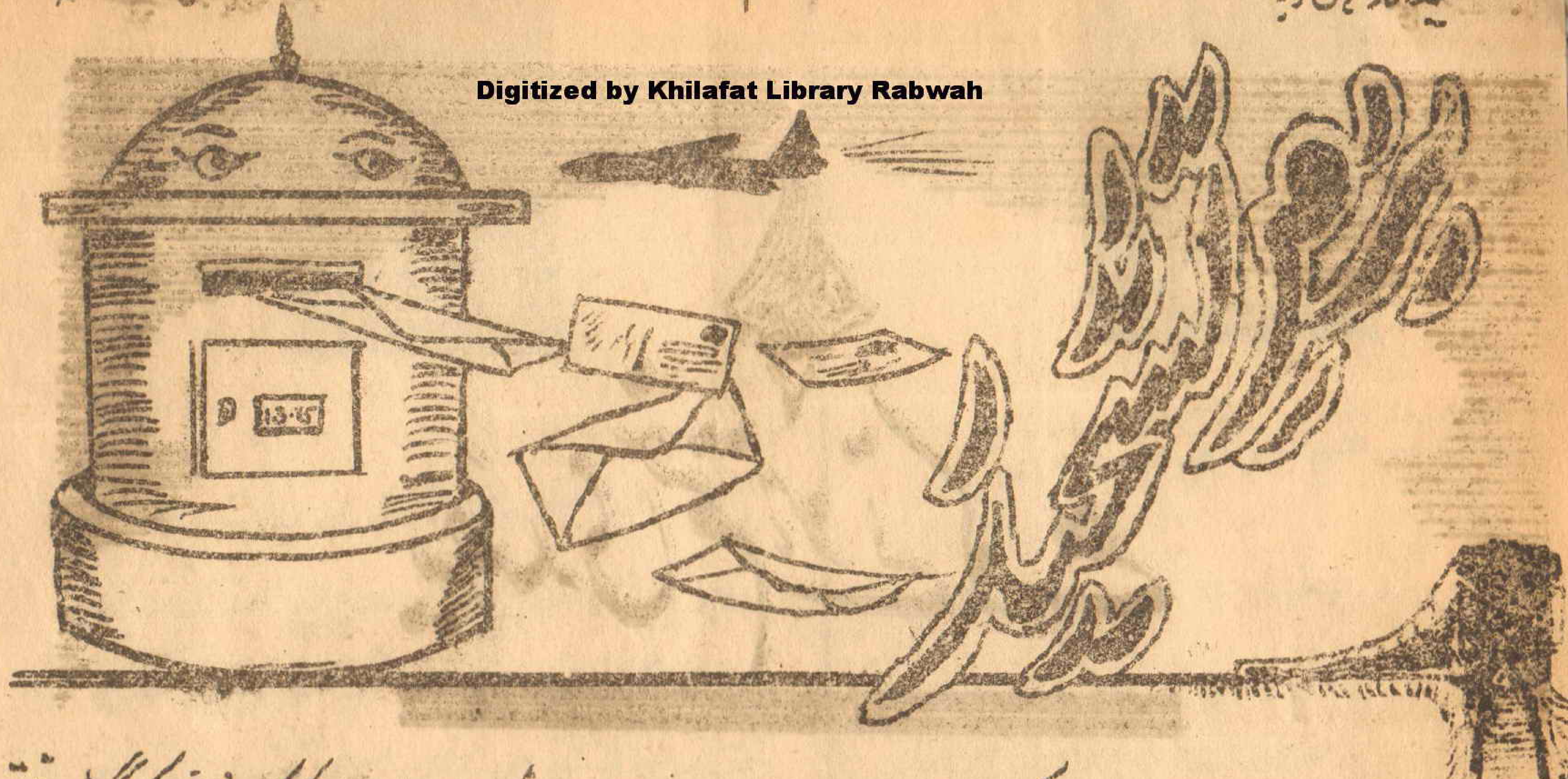

★ محترم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔
رسالہ "تشحیذ الاذہان" آپ کی زیر سرپرستی بہت اچھا جا رہا ہے۔ یہ واقعی تمام احمدی بہن بھائیوں کے لئے اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں سچے واقعات، معلوماتی مضامین اور دلچسپ کہانیاں دل پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ اسی طرح دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین!

(کوکب نوید۔ منڈی مریدکے)

★ بزم تشحیذ اپریل ۱۹۷۶ء میں عزیزہ بہن فوزیہ مبشر کا خط پڑھا۔ خاکسار نے کتاب "لنشا کی سر کیسے ہونے کی پتی" کبھی نہیں دیکھی۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ کہانی تاریخ انگلستان کا حصہ ہے۔ میں نے "ہائی روڈز آف ہسٹری" (High Roads of History) حصہ دوم میں پڑھی تھی اور کوئی تاریخی واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کر دیا جائے تو سرقہ نہیں کہلاتا

(فہیم احمد بھم۔ ربوہ)

★ بھائی جان! خدا خدا کر کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور کل ہمیں ہمارا پیارا رسالہ ملا۔ ٹائیٹل دیکھتے ہی دل خوش ہو گیا۔ ساری کہانیاں بہت اچھی تھیں خاص کر "لالہ زار" اور "شگفتہ شگفتہ" اور لطائف خوب تھے۔ خدا ہمارے تشحیذ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے اور سدا ہمارے دل کو خوش کرتا رہے۔ آمین

(الشریٰ کوکب تبسم۔ حیدرآباد صدر)

★ محترم بھائی جان! اس سے پہلے بھی آپ کو ایک خوبصورت مضمون ارسال کیا تھا لیکن نہ جانے آپ ہمارے بہترین مضامین کیوں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ آپ کی ردی کی ٹوکری کا پیٹ بہت بڑا ہو گیا ہے جو سارے مضامین ہڑپ کر جاتا ہے اب ہم ردی کی ٹوکری سے جنگ کریں گے اور اس کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا۔ عزیزہ ہم تو آپ سے بہت ناراض ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی آخر آپ کو خط لکھ رہی ہوں

(فوزیہ چوہدری۔ احمد آباد سٹیٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری قسط

(جناب مرزا خلیل احمد قمر - ربوہ)

دو دوست

اگلے دن سکول جاتے ہوئے طاہر سے ملاقات ہوگئی۔ اس مرتبہ تو طاہر نے بڑی گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور کل کے واقعہ پر ندامت کا اظہار کیا اور طاہر نے بتایا کہ میں نے گھر جاکر آپ کی تمام باتیں سنائیں تو گھر والے سخت ناراض ہوئے کہ تم کیوں مرزائی لڑکوں سے دوستی رکھتے ہو۔ خبردار جو آئندہ تم ان سے ملے تو!

قمر: "طاہر بھئی تو آپ پھر کہیں تمہارے گھر والے ناراض نہ ہوں!"

طاہر: نہیں بھائی۔ میں نے انہیں اس طرح راضی کیا کہ آپ یقین ہی نہیں کر سکتے۔

قمر: ہاں تو بتائیں کہ آپ نے کس طرح گھر والے راضی کئے؟

طاہر: آپ کو معلوم ہے کہ میرے ابا جان کے بھی چند دوست احمدی ہیں اور ابا جان بھی کبھی کبھی ان کے ساتھ اس قسم کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ابا جان کا رویہ تو نرم رہا مگر امی جان کا رویہ کافی سخت تھا۔

قمر: پھر کیا ہوا؟

طاہر: ہاں تو سنو میں نے ان کی خدمت میں بڑی نرمی سے عرض کیا کہ امی جان میں کون سا احمدی ہو رہا ہوں بس ان کے عقائد سے واقفیت پیدا کر رہا ہوں۔ اس پر امی جان کہنے لگیں۔ کہ میری بھی ایک سہیلی اسی طرح مرزائن ہوگئی تھی۔ میں نے کہا کہ آپ اس بارہ میں فکرمند نہ ہوں۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی تو آپ سے پہلے مشورہ لوں گا۔

قمر: تو کیا تمہارے اتنا کہنے پر انہوں نے آپ کو مجھ سے ملنے کی اجازت دے دی؟

طاہر: ہاں! صرف ایک شرط پر کہ تم ساری باتیں آکر مجھے بتایا کرو۔ میں نے فوراً حامی بھر لی۔

قمر: تو کیا آپ نے کل والی ساری باتیں امی جان کو بتائی تھیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر: ہاں! میں نے بالکل آپ کی ساری باتیں اُن کے سامنے بیان کر دیں۔ سارا عرصہ امی جان خاموشی سے سنتی رہیں

قمر: ایسا اس لئے ہوا کہ آپ نے نرم رویہ اختیار کیا تھا اور والدین کے ساتھ ادب سے پیش آئے تھے۔ یہ سب والدین کے ادب کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی ورنہ مشکل تھی

طاہر: قمر بھئی۔ میں نے تو آپ کی امی جان کی نصیحت پر عمل کیا تھا کہ والدین کا ہمیشہ ادب کرنا چاہیئے اسی بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید فرمائی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی والدین کا ادب کرنے کے لئے بار بار تلقین فرمائی ہے

قمر: آپ آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے والدین کا احترام کیا کریں تا وہ آپ کے مجھ سے ملنے پر ناراض نہ ہوں۔

طاہر: میں نے امی جان کو بتایا تھا کہ آپ کی والدہ صاحبہ نے ہی مجھے والدین کا احترام کرنے کی نصیحت کی تھی۔

قمر: آپ نے بہت اچھا کیا کہ والدین کا احترام کیا آئندہ بھی یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔

طاہر: آج سکول سے جلد چھٹی ہو جائے گی تو ہم سکول سے گراسی پلاٹ میں بیٹھ کر مزید باتیں کریں گے۔ اس لئے چھٹی کے فوراً بعد آپ وہاں پہنچ جائیں۔ اب اسمبلی شروع ہو گئی ہے۔

جمعرات کا دن تھا۔ اس لئے سکول میں جلدی چھٹی ہو گئی۔ قمر وعدہ کے مطابق مقررہ گراسی پلاٹ میں پہنچ گیا۔ اور طاہر کا انتظار کرنے لگا۔ مگر طاہر وہاں نہیں تھا۔ چند منٹ کے بعد طاہر آیا۔ اس نے آتے ہی دیر سے آنے پر معذرت چاہی۔

طاہر: ایک بات تو میں بھول گیا تھا۔

قمر: وہ کونسی؟

طاہر: وہ ایک تو نہیں بلکہ بہت سی باتوں کا مجموعہ ہے میری امی جان نے مجھے کہا تھا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت سے قبل دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور یہ بات ہے بھی سچی۔ ہم سب مسلمانوں کا اسی پر ایمان ہے۔ اس کا جواب مجھے وضاحت سے دیں!

قمر: بھئی یہ بتاؤ کہ انسان زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ زندہ رہ سکتا ہے؟

طاہر: عام لوگ ساٹھ ستّر، اسّی سال تک زندہ رہتے ہیں بعض بڑی مشکل سے سو سال تک زندہ رہتے ہیں چند ایک اس سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

قمر: میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آخر وہ اپنی عمر پوری کرنے کے بعد فوت ہو جاتے ہیں۔

طاہر: ہاں!

قمر: کبھی آپ نے دو سو یا تین سو سال کا کوئی آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھا ہے۔

طاہرہ: نہیں۔ کیونکہ طبعی عمر اتنی زیادہ نہیں ہوتی۔

قمر: تو پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار سال کی عمر پانے کے باوجود ابھی تک زندہ ہیں؟

طاہرہ: بھائی وہ تو ایک نبی تھے اس لئے وہ ابھی تک زندہ ہیں۔

قمر: بھائی جان! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک نبی بلکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ آپ کی طبعی عمر ۶۳ سال تھی۔ جب آپ نے وفات پائی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمدؐ۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو یہ زمین و آسمان نہ بناتا آپ کو صرف ۶۳ سال کی عمر دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لا محدود زندگی عطا فرمائی۔

طاہرہ: ہاں یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور انہیں صلیب پر لٹکا کر مارنا چاہتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ آپ کو بچا لے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہودیوں نے غلطی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل کے آدمی کو صلیب پر چڑھا دیا۔

قمر: بھئی آپ نے بات تو خوب کی۔ آپ کی بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آسمان پر چلتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا۔ گویا ہماری دنیا اس کے حکم سے باہر ہے جبکہ ہمارا قرآن مجید یہ کہتا ہے کہ تمام جہانوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تمام جہانوں کا خالق و مالک اور بادشاہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

طاہرہ: جہاں تک تو آپ کی بات درست ہے تمام جہانوں کا بادشاہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جس طرح اس کا حکم آسمان پر چلتا ہے اسی طرح زمین پر بھی چلتا ہے۔

قمر: اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں۔ کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانا چاہتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ اگر یہ وجہ ہے تو اس سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ طائف کے لوگوں نے آپ پر پتھروں کی بارش برسائی مکہ کے لوگ آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا کرتے تھے مکہ کے لوگوں نے آپ کو قتل کرنے والے کے لئے انعام مقرر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت کا حکم دیا اور غار ثور میں پناہ دے کر دشمنوں سے حفاظت فرمائی۔ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو آسمان پر نہیں لے جا سکتا تھا؟

طاہرہ: اسی طرح تو چاہیئے تھا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان پر لے جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ایسا نہیں ہوا اس لئے یہ وجہ بھی غلط ثابت ہوئی۔

قمر: آپ تو سائنس کے طالب علم ہیں۔ ایک انسان کے لئے ہوا، پانی اور خوراک کی ضرورت ہے ایک انسان ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اس کے لئے اور بھی کئی قسم کی ضروریات زندگی ہیں۔ تو آپ کس طرح یقین کر سکتے ہیں کہ ایک انسان دو ہزار سال تک بغیر کچھ کھائے پیئے اور سانس لئے زندہ رہ سکتا ہے؟

طاہر: یہ تو ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے۔

قمر: ہاں بھئی یہ ہے ہی ایک ناممکن بات!

طاہر: کیا اللہ تعالیٰ کسی دوسرے انسان کو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل نہیں دے سکتا تھا؟

قمر: یہی تو میں اس کا جواب دینے والا تھا۔ آپ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انصاف کرتا ہے

طاہر: ہاں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بھی انصاف کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے انصاف پر تو شک نہیں کیا جا سکتا۔

قمر: تو پھر آپ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں جب اس شخص کا کوئی قصور ہی نہیں تو وہ شخص صلیب پر کیوں چڑھایا گیا؟ اگر یہ عوض کیا تھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے! تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح دوسرے شخص کو بغیر کسی قصور کے صلیب پر یہودیوں کے ہاتھوں لٹکا دیا؟

طاہر: ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ یونہی کسی بے قصور کو سزا کے طور پر اپنے ایک نبی کو بچانے کے لئے پھانسی کے تختے پر چڑھاوے۔

قمر: بھائی یہ تو رہا آپ کی بات کا جواب۔ امید ہے کہ آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔

طاہر: ہاں بھائی۔ مگر یہ عقیدہ تو سوائے آپ کی جماعت کے سارے مانتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ یہ عقیدہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔

قمر: جہاں تک تمام فرقوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننے کا تعلق ہے وہ تو کسی حد تک درست ہے۔ مگر امت محمدیہ میں بہت سے ایسے بزرگ گزرے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں۔

طاہر: جب قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ قرار دیتا ہے تو کسی کے نہ ماننے سے کیا اثر پڑتا ہے

قمر: جہاں تک قرآن مجید کا تعلق ہے۔ سارے کا سارا قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور آپ کے صحابہ رضی بھی عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں۔

طاہر: یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

قمر: یہاں ہو سکنے کی بات نہیں بلکہ ایسا ہوا ہے۔

طاہر: اچھا تو مجھے بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حضرت عیسیٰ ع کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سامنے قرآن مجید کی ایک آیت پیش کرتا ہوں جس سے یہ تینوں باتیں ثابت ہو جائیں گی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (ترجمہ: محمد تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ سے قبل سارے رسول فوت ہو چکے ہیں) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو یہ ہرگز نہ کہا جاتا۔ بلکہ کہا جاتا کہ محمد تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں سوائے عیسیٰ کے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو وہ ضرور میری پیروی کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہؓ کا پہلا اجماع بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر ہوا۔

طاہرہ: وہ کس طرح؟

قمرہ: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو بعض صحابہؓ نے سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملنے گئے ہیں بلکہ حضرت عمرؓ نے تو نیام سے تلوار بھی نکال لی اور فرمایا جو یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر صدیقؓ تک پہنچی تو وہ تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر قرآن مجید کی یہی آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں جب میں نے یہ آیت سنی تو میں مارے صدمے کے گر گیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعی وفات پا گئے ہیں۔ اگر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو صحابہؓ ضرور کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں مگر ایسا کسی ایک صحابیؓ نے بھی نہ کہا۔

طاہرہ: قمر بھائی! آپ نے بڑی وضاحت سے یہ مسئلہ مجھے سمجھا دیا ہے ویسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کو تو عقل انسانی بھی تسلیم نہیں کرتی۔ ہم تو والدین کا عقیدہ سمجھتے ہوئے اس بات پر قائم ہیں۔

قمرہ: اب تو ایسے ثبوت مہیا ہو گئے ہیں کہ بڑے بڑے علماء اور عیسائیوں کے پادری بھی اس مسئلہ پر بات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی کشمیر میں سرینگر کے محلہ خانیار میں ان کا مزار ہے۔

طاہرہ: بھائی آپ نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اسلام ہی دین فطرت ہے یعنی اسلام میں انسانی فطرت کے خلاف کوئی عقیدہ نہیں۔

قمرہ: ہاں بھائی۔ اسلام کو ہی دین فطرت ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اب کافی دیر ہو گئی ہے — انشاء اللہ تعالیٰ پھر ملیں گے۔ یا زندہ صحبت باقی۔ خدا حافظ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طاہرہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — خدا حافظ!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرو خدمتِ دیں تم شوق سے

جناب مولانا صوفی محمد اسحٰق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ شیخوپورہ

بڑا مہرباں ہے ہمارا خدا ‏— وہی حافظ و ناصر و راہنما
وہی ہر گھڑی اپنا دلدار ہے ‏— وہی ہر مصیبت میں غمخوار ہے
اُسی کا کرم ہے جو ہم زندہ ہیں ‏— اور اقوامِ عالم میں تابندہ ہیں
ہوئے ہم غلامِ مسیحِ زماںؑ ‏— لیا اپنے قدموں میں سارا جہاں
لئے اپنے سینوں میں قرآں کا نور ‏— گئے ساری دنیا میں ہم دُور دُور
دیا سب کو پیغام اِسلام کا ‏— نہ مانگا کوئی اجر اِس کام کا
کہ خود خدمتِ دیں ہے نعمت بڑی ‏— ہے واجب کریں شکر ہم ہر گھڑی
کرو خدمتِ دیں تم شوق سے ‏— بڑھاؤ قدم اِس میں تم ذوق سے
تساہل کرو تم نہ غفلت کبھی ‏— کہ ہیں یہ ہلاکت کی راہیں سبھی
دُعا ہے یہ صوفیؔ ناچیز کی ‏— نہ دُنیا میں باقی رہے تیرگی
یہ سارا جہاں صاف و شفاف ہو ‏— ہر اک شخص کا دِل سدا صاف ہو

دِل و جاں محمدؐ پہ قربان ہو
خدا خود ہمارا نگہبان ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمناؤں کے پھول

جناب احسن اسمٰعیل صدیقی ۔ گوجرہ

میں ہوں اپنے والدین کی آنکھ کا نورِ نظر
اور گلستانِ وطن کا ایک شیریں سا ثمر

ننھا سا ہوں اک سپاہی لشکرِ اسلام کا
دشمنانِ قوم کا دل میں نہیں خوف و خطر

کم نگاہوں کو مبارک، اس جہاں کی پستیاں
میں جواں ہمت ہوں میری ہے بلندی پر نظر

خدمتِ اسلام کا ننھے سے دل میں ہے جنوں
اک ذرا بچپن کی یہ مجبوریاں جائیں گزر

اب مسیحِ پاکؑ کا انکار کیوں اے دوستو!
جس کی آمد کی شہادت دے گئے شمس و قمر

بربریت پر اتر آئے ہو آخر کس لئے؟
ہائے تم تو اسوۂ حسنہ سے بھی ہو بے خبر

اے خدا! اس قوم کو نورِ بصیرت بخش دے
اے خدا! اس قوم کے بیڑے کو تو ہی پار کر

اپنے بیگانے صداقت کو کریں دل سے قبول
بخش دے میرے خدا! میری زباں میں وہ اثر

اے خدا! یہ دردمندانہ دعائیں ہوں قبول
اے خدا! کھل جائیں یہ میری تمناؤں کے پھول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی خوشی

کوکب تنویر، منڈی مریدکے

منصور اپنے امیر والدین کا اکلوتا چشم و چراغ تھا۔ اس کی ہر جائز اور ناجائز خواہش پوری کی جاتی یہی وجہ تھی کہ جب وہ اپنی عمر کی نو بہاریں دیکھ چکا اور اس نے اپنی زندگی کی دسویں دہلیز پر قدم رکھا تو ماں باپ خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ انہوں نے اس کی سالگرہ دھوم دھام سے منانے کا فیصلہ کیا۔ منصور نے بھی طرح طرح کی فرمائشیں شروع کر دیں اور جب سالگرہ میں چند دن رہ گئے تو اس کی چیز مکمل تھی لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ اس کے پاس نیا جوتا نہیں ہے اور اس کے بغیر تو سالگرہ کا مزا کرکرا ہو جائے گا۔ وہ اسی وقت امی جان کے پاس گیا اور جوتے کی فرمائش شروع کر دی۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا مجھے تو فرصت نہیں۔ یہ لو پچاس روپے اور صبح فضلو کو ساتھ لے جانا اور جوتا خرید لانا۔

منصور نے پیسے لے کر جیب میں ڈال لئے۔

شام کے وقت وہ سیر کے لئے باہر نکلا۔ آسمان تھیلی کے نتھرے ہوئے پانی کی طرح صاف شفاف تھا۔ تاہم کہیں کہیں سفید بادلوں کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ قدرت کے ان حسین مناظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ اچانک قریب ہی کی ایک جھونپڑی سے کسی کے آہستہ آہستہ کراہنے کی آواز آئی۔ وہ ایک انجانے جذبے کے تحت بے دھڑک جھونپڑی میں گھس گیا۔

ایک عورت زمین پر بیٹھی بڑے کرب سے کراہ رہی تھی اور سامنے چارپائی پر ایک معصوم پھول سا بچہ بخار کی شدت سے کملایا پڑا تھا۔ منصور کا دل پسیج گیا۔

اس عورت نے کہا:۔

"اے رحمت کے فرشتے! اگر تیرے پاس کچھ پیسے ہوں تو تو ہماری مدد کر۔ ڈاکٹر نے فیس کے بغیر ہمارے گھر آنے سے انکار کر دیا ہے۔"

یہ سن کر منصور کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہ باہر نکل آیا۔ اس عورت کی آوازیں ابھی تک اس کے کانوں میں آ رہی تھیں کہ "اے خدا تو میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند کو زندگی بخشی! تیرے خزانے نہ ختم ہونے والے ہیں کیا تو میری التجی ٹھکرا دے گا؟"

منصور فوراً ڈاکٹر کی دکان پر پہنچا۔ مقیمی ۳۲/- روپے جیبی اس کے ہاتھ میں تھمائی اور چلنے کے لئے کہا۔ ڈاکٹر فوراً تیار ہو گیا۔ جب وہ جھونپڑی میں داخل ہوا تو ننھا بچہ بڑی تیزی سے سانس لے رہا تھا۔ غریب عورت خدا کے حضور سجدہ ریز تھی۔ ڈاکٹر نے مریض کو دیکھا اور کچھ دوائیاں اور ہدایات دے کر چلا گیا۔

منصور نے مریض کی تیمارداری کی۔ اور اسے دوائی پلائی۔ جب شام کی شفق رات کی سیاہی میں تبدیل ہو گئی تو اس نے چپکے سے غریب عورت کو باقی اٹھارہ روپے دے دیئے تا بوقت ضرورت کام آسکیں۔ انہیں الوداع کہا اور اپنے گھر چلا آیا۔

ساری رات وہ اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا رہا اور انہی کے متعلق سوچتا رہا۔ نیند اس سے کوسوں دور تھی۔ صبح صبح وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہ اپنے کمرے تک آیا۔ آرام سے صندوق کھولا اور سالگرہ کے کپڑے نکال کر دوبارہ اسی جھونپڑی پر گیا۔ اندر جا کر عورت کے ہاتھ میں کپڑے دیتے ہوئے کہا۔

"ماں جی! بچے کا کیا حال ہے؟ میرے دوست کو یہ سوٹ میری طرف سے دے دیں۔ کل میری سالگرہ ہے اسے یہ کپڑے پہنا کر ہمارے گھر بھیج دیں۔"

غریب ماں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے بجانے وہ خوشی کے تھے یا غم کے۔ اس نے کہا "بیٹا اگر تم نہ ہوتے تو شاید میرے دل کا ٹکڑا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور

سوچتا تھا۔ میں کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کروں؟" منصور بولا۔ "خدا بڑا رحیم ہے۔ جس مرحلہ پر دعا اور دوا کارفرما ہو وہ ضرور تکمیل تک پہنچتا ہے۔"

جب منصور گھر پہنچا تو بہت خوش تھا اگلے روز اس کی سالگرہ تھی۔ اس کی ماں نے صندوق کھولا تو کپڑے غائب دیکھ کر غصہ سے کھول اٹھیں۔ فوراً منصور کو بلایا۔ اس نے روتے ہوئے ماں کو ساری واردات سنائی۔ ماں نے فرط محبت سے اپنے پیارے بیٹے کو چوم لیا اور دعا دی کہ:

"قوم کی تعمیر و ترقی کے لئے منصور ایسے ننھے مگر دل کے بڑے بچوں کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ میرے لال کو اس کی نیکی کا بدلہ ضرور دے گا۔ میں اسے انشاء اللہ ڈاکٹر بناؤں گی! تا یہ مریضوں کا مفت علاج کرے۔"

سالگرہ کے روز جب اس نے اپنے پرانے کپڑے اور جوتے پہنے تو اسے ایک انجانی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ آج وہ بہت خوش تھا۔ بہت ہی خوش۔ شاید ایسی روحانی خوشی نئے کپڑے اور جوتا پہن کر حاصل نہ ہوتی۔ آج وہ حقیقی معنوں میں سالگرہ منا رہا تھا۔ اور فرط محبت سے اپنے دوست سے بار بار گلے مل رہا تھا۔

دیکھو بچو! منصور کا جذبہ؟ آپ بھی اپنے اندر قربانی کا ایسا ہی جذبہ پیدا کریں تا ہر چھوٹا اور بڑا آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کی اطاعت اور فرمانبرداری

فوزیہ نوین چوہدری - احمد آباد سٹیٹ (سندھ)

حضرت اویس قرنی رضؓ نے لوگوں سے سن کر اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام میں وہ بلند مقام حاصل کیا۔ جو قابل تعریف ہے۔ حضرت اویس قرنی رضؓ کی والدہ بہت بوڑھی اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں آپ ان کا بہت خیال رکھتے۔ ان کی بہت خدمت کرتے۔ جب آپ اونٹ چرانے جنگل جایا کرتے۔ تو اپنی والدہ کو کندھے پر لاد کر جنگل لے جاتے اور وہاں اپنی ماں کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ مگر آنے جانے والے سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھ لیا کرتے۔ اور اپنے دل کو تسلی دیتے کہ:

"میں ضرور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروں گا۔"

ایک دفعہ آپ نے کسی شخص کے ہاتھ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیغام بھیجا

[illegible]

کرتا ہوں۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا ہوں تو ماں کا خیال آتے ہی ارادہ ترک کرنا پڑتا ہے کیا میں ماں کو چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر لوں؟"

پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا کہ ــــــــ "اپنی والدہ کی خدمت اور تیمارداری کرو۔ یہی تمہارے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔"

آپ ماں کی ہر بات کا بہت احترام کرتے اور ان کی ہر بات مانتے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے دل کی خواہش اپنی ماں کو بتا دی کہ "میرا دل حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کو بہت چاہتا ہے تا میں بھی ان کی خدمتِ اقدس میں حاضری دینے کی سعادت حاصل کر لوں۔" تو آپ کی والدہ نے فرمایا۔ "بیٹا تم جا کر حضرتؐ سے مل لو۔ میں یہاں ٹھیک ہوں۔ تم جاؤ اور سیدھے گھر جانا۔ وہاں انؐ سے مل کر جلدی واپس آ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانا۔" آپ نے دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور چل دیئے۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو سیدھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے۔ وہاں پوچھنے پر معلوم ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گھر پہ نہیں۔ مسجد تشریف لے جا چکے ہیں۔ آپ نے کچھ دیر سوچا اور ماں کا حکم یاد کیا اور واپس گھر کی طرف چل دیئے۔ جب گھر پہنچے تو والدہ نے پوچھا۔ "بیٹا اتنی جلدی واپس آ گئے ہو۔ کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی؟" تو آپ نے فرمایا۔ "نہیں ماں وہ گھر پہ نہیں تھے۔ آپ کے کہنے کے مطابق واپس چلا آیا ہوں...."

اللہ اللہ! کیسی اطاعت تھی۔ ماں کے حکم کی!!

آپ کے دل کی خواہش دل ہی میں رہ گئی اور پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت آن پہنچا۔ آخری وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا کہ "اویس رضہ کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میری امت کی بخشش کی دعا کریں۔ حضرت عمر فاروق رضہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضہ دوسرے دن جب جنگل میں پہنچے تو ایک شخص کو اونٹ چراتے دیکھا۔ اونٹ چر رہے تھے اور خود سجدے میں تھے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہی حضرت اویس قرنی رضہ ہوں گے۔ آپ جا کر پاس کھڑے رہے۔ انھوں نے سلام پھر کر مصافحہ کیا اور پوچھا "کہاں سے تشریف لائے ہیں؟" آپ نے اپنے متعلق بتایا۔ تو بہت خوش ہوئے اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا علم ہوا تو زور زور سے رونے لگے۔

بہت دیر تک روتے رہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا اور دعا مانگنے کے لئے کہا تو آپ بہت خوش ہوئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس قابل سمجھا۔ آپ رضہ نے وہیں کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر دعا کی پھر حضرت عمر رضہ اور حضرت علی رضہ سے کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت اویس قرنی رضہ کا نام صحابہ رضہ کے ناموں کے ساتھ لیا جاتا ہے

تو میرے پیارے بہن بھائیو! یہ مقام ملتا ہے ماں کی اطاعت اور فرماں برداری سے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ والدین کا بہت احترام کریں اور ان کا ہر حکم مانیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت اویس قرنی رضہ کو جب یہ خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ دانت غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو آپ غم سے نڈھال ہو گئے۔ آپ نے ایک ایک کر کے اپنے سارے دانت شہید کر دیئے۔ فرمایا مجھے علم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کون سے دانت شہید ہوئے ہیں۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے محبوب میرے آقا و مولا کا کوئی دانت شہید ہو اور میرے منہ میں دانت ہوں۔ میں اپنے دانت بھی اپنے آقا پر فدا کرتا ہوں۔ ..

○

تشحیذی بھائی اپنے مضامین خود لکھ کر بھیجا کریں۔ دوسرے رسالوں سے نقل کر کے نہ بھیجا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاش پتے کی کھیلی

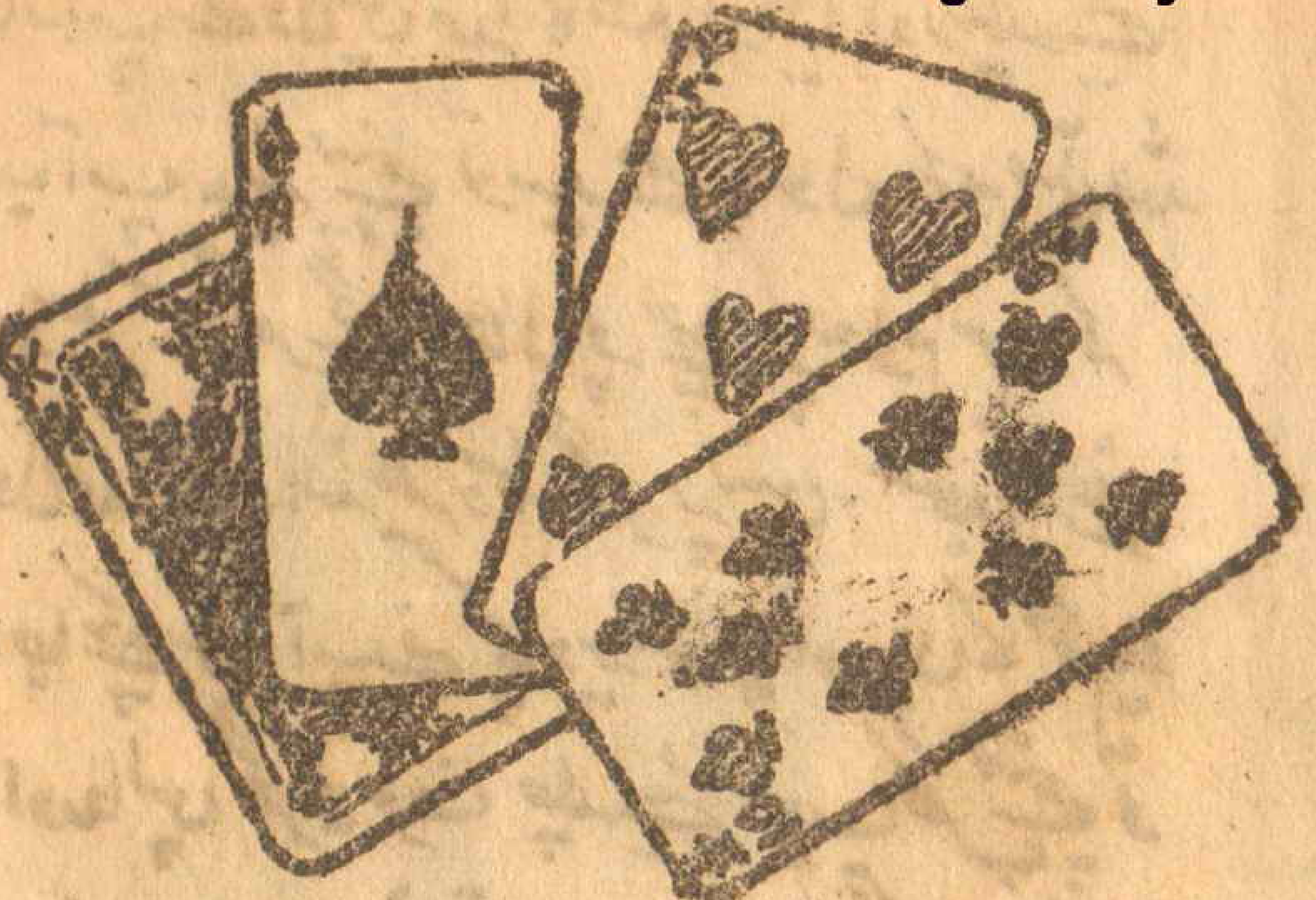

جناب عبدالرحمٰن شاکر ربوہ

یہ خاکسار

۱۸ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء کو قادیان میں پیدا ہوا اور عزیز احمد نام رکھا گیا۔ ایک دن میری والدہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یہ اکثر بیمار رہتا ہے اس کے لئے دعا فرمائیں۔

حضورؑ کو مجھ پر ترس آ گیا۔ اپنے ہاتھوں میں لیا اور دعا فرمائی۔ پھر پوچھا کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا گیا۔ کہ اس کا نام عزیز احمد ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ یہ نام تبدیل کر دو اور "عبدالرحمان" رکھو۔ ابھی حضورؑ دعا فرما ہی رہے تھے کہ میری والدہ نے مجھے حضورؑ کے ہاتھوں سے واپس اٹھا لیا۔ مبادا پیشاب کر دے۔

حضورؑ کی دعا کی برکت سے مجھے بے شمار فائدے پہنچے جن میں سے ایک یہ کہ لغو مشغلوں سے ہمیشہ شدید نفرت رہی ہے مثلاً تاش کھیلنا۔ تمباکو نوشی، سنیما بینی اور پتنگ بازی وغیرہ

بچپن ہی سے مجھے کتب بینی سے محبت رہی ہے۔ ایک دوست نے بڑی کوشش کی کہ مجھے تاش کا کھیل سمجھ میں آ جائے مگر میری طبیعت اس طرف راغب نہ ہوئی سوائے اس کے کہ پتوں کے نام آ گئے اور رنگ پہچان لیتا تھا۔

۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء کو خاکسار بذریعہ ٹرین سیالکوٹ سے قادیان جا رہا تھا۔ نمبردار جنکشن پر گاڑی تبدیل کرنی تھی مگر اسٹیشن ماسٹر نے بتایا کہ گاڑی کئی گھنٹے لیٹ آ رہی ہے اور اس سے قبل ایک فوجی ٹرین آ رہی ہے۔ اگر اس میں جگہ مل جائے تو بیٹھ جاؤ۔

فوجی ٹرین میں ایک مسلمان پلٹن کے سپاہی تھے۔ ان سے کہا تو انکار کر دیا۔ خدا جانے کیا سوجھی تو ایک سپاہی کہنے لگا کہ اگر ہمارے ساتھ تاش کھیلو تو بٹھا لیتے ہیں۔

اب میرے لئے بڑی مشکل تھی۔ ایک تو مجھے تاش کی شد بد کے سوا کچھ آتا نہ تھا دوسرے دلی نفرت۔ اگر ہاں کروں تو جگہ مل سکتی ہے اور انکار کروں تو شدید سردی میں بیٹھنا پڑے گا۔ دل سے دعا کی کہ خدایا۔ میں نے جلسہ پر قادیان جانا ہے۔ اب کیا کروں؟ - دل نے کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

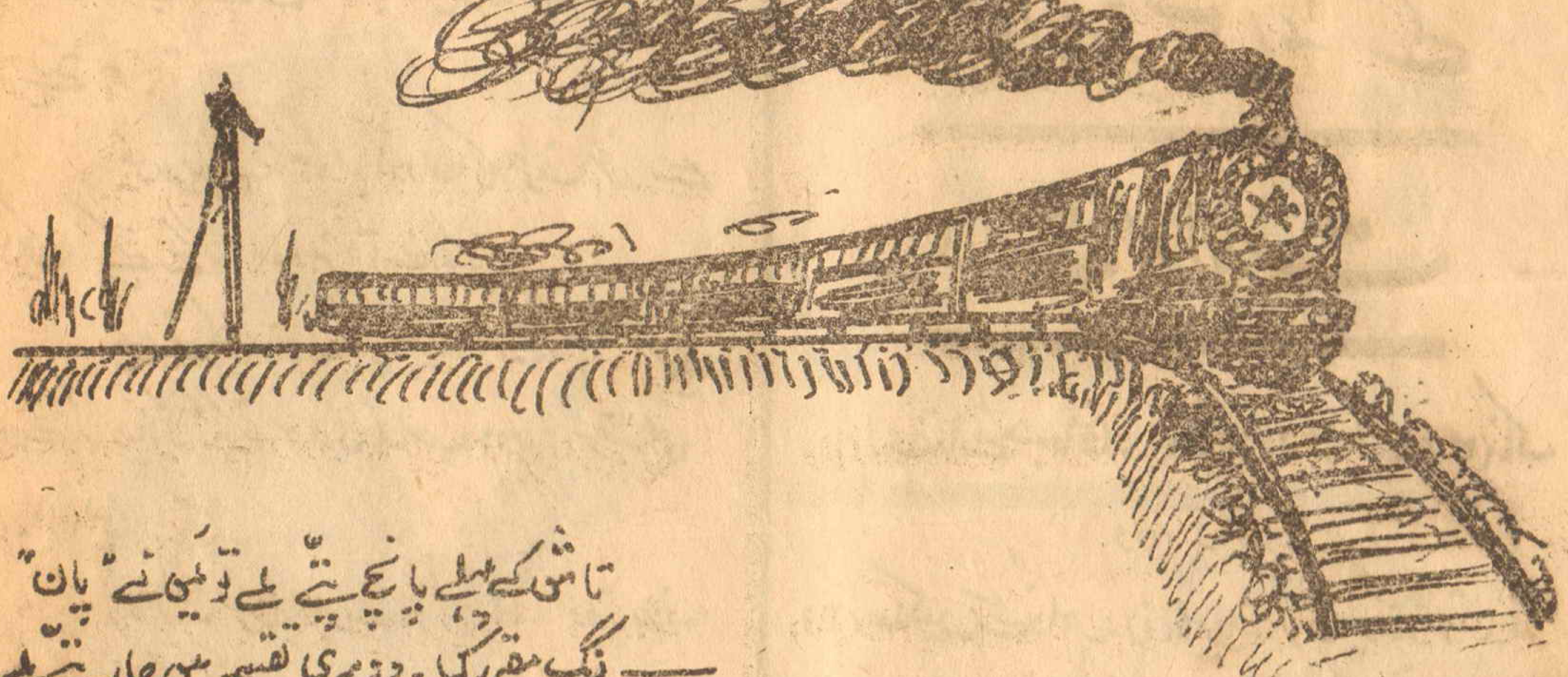

کہ تم ہاں کرو۔ میں نے کہا میں ضرور تاش کھیلوں گا۔ انھوں نے مجھے اجازت دے دی اور میں گاڑی میں سوار ہو گیا۔ اندر جا کر پھر دعا کی کہ خدایا اب عزت تیرے ہاتھ میں ہے۔

گاڑی حرکت میں آئی۔ بہت سارے سپاہی میرے ارد گرد بیٹھ گئے کہ دیکھیں یہ کیسا کھلاڑی ہے کھیل شروع کرنے سے پہلے ایک صاحب نے جو حوالدار تھے اور بڑی مقطع ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی تھی۔ اپنا تعارف کرایا۔ میں نے بھی اپنا تعارف کرایا۔

معلوم ہوا کہ وہ صاحب پلٹن کے امام الصلوٰۃ بھی ہیں اور بڑی خوبی یہ نکلی کہ ان کی ٹکر کا تاش کا کھلاڑی بڑی مشکل سے ملے گا۔

میں اور بھی ڈر گیا کہ اب کیا بنے گا؟ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر عرض کیا کہ خدایا آج عزت رکھ لے پھر کبھی تاش کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ قادیان جانے کے خیال سے تاش کے پھندے میں پھنس گیا ہوں ورنہ تو جانتا ہے کہ میں اس چیز سے دور بھاگتا ہوں۔

تاش کے پہلے پانچ پتے ملے تو میں نے "پان" ـــــ رنگ مقرر کیا۔ دوسری تقسیم میں چار پتے ملے وہ بھی پان کے ہی نکلے۔ تیسری تقسیم میں بھی باقی پتے پان کے میرے ہاتھ آ گئے۔

امام الصلوٰۃ صاحب کہنے لگے کہ "شروع کرو" میں خاموش رہا۔ انھوں نے پھر کہا۔ "چلو" میں نے کہا۔ کہ مجھے کچھ ڈر لگتا ہے" کہنے لگے "کیوں کیا بات ہے؟" میں نے کہا "آپ ایسے ماہر کے سامنے میں کیا چل سکتا ہوں۔ مگر عرض کروں گا کہ آپ ہار مان لیں!"

وہ چونک کر کہنے لگے۔ "کیوں؟"

میں نے تیرہ پتے اُن کے آگے پھیلا دیئے مجلس میں سناٹا چھا گیا۔ مولوی صاحب نے سر جھکا کر باقی پتے اکٹھے کئے اور دوسری گیم کے لئے تیار ہو گئے۔ اب کی بار رنگ "چڑیا" تھا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت کہ "چڑیا" کے نو پتے میرے ہاتھ آئے اور باقی چار پتے میرے ساتھی کے پاس تھے جو انھوں نے مجھے بڑی صفائی کے ساتھ چپکے سے دکھا دیئے تھے میں نے کھیل شروع کرنے میں پہل کی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب کہنے لگے۔ "اب دیکھوں گا کہ تم کس طرح جیتتے ہو!"

میں زیرِ لب مسکرایا اور ان کی طرف غور سے دیکھا۔ کہنے لگے۔ "اب مزہ آئے گا۔"

میں نے کہا۔ "ہاں ہاں ضرور آئے گا!" آخر میں میں نے کہہ دیا۔ کہ مکرم مولوی صاحب دوسری مرتبہ بھی ہار مان لیں!"

وہ شیر کی طرح بپھر کے اور بولے۔ "روز روز جیت تھوڑی ہوا کرتی۔"

میں نے کہا۔ "خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں"

وہ کہنے لگے۔ "چلو چھوڑو مذاق اور پتے شروع کرو!"

میں نے کہا۔ "جناب ہار مان لیں!" اور اپنے پتے پھر ان کے سامنے پھیلا دیئے۔ ساتھ ہی میرے ساتھی نے بھی پتے کھول دیئے۔

اب تو امام الصلوٰۃ صاحب پھٹ ہی پڑے اور کہنے لگے۔ "مرزائیا! کلام پڑھ کر تاش کھیلتے ہو"

میں زور سے ہنسنے لگا۔ اور انھوں نے تاش کی گڈی اٹھا کے فرش پر دے ماری اور علیحدہ ہو کر بیٹھ گئے ان کی حالت دیکھنے والی تھی۔ تمام ڈبے میں سیاہی آ گئے ہوئے اور حیران ہونے لگے۔ مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں مجھے اٹھا کر باہر نہ پھینک دیں۔

اتنے میں وہ اٹھے اور اوپر والی برتھ پر لیٹ گئے اور لاہور تک کلام بھی نہ کیا۔ لاہور پہنچ کر جب بس اترنے لگے تو بولے "سنو! کلام اللہ پڑھ کر تاش نہیں کھیلنا چاہیئے۔ ہوتے ہوئے کہا کہ میں تاش کھیلا کرتا تھا اگر نہیں ... یہ کھیل ... تو ... کبھی ... آئندہ کبھی تاش نہیں کھیلوں گا

ذہنی ورزش ۱۰۹ کے

درست جوابات

(۱) اعضائے جسمانی: (۱) گال (۲) قلب (۳) ناک (۴) زبان

(۲) ملکوں کے نام: (۱) بیروت (۲) یوگنڈا (۳) عدن (۴) تنزانیہ (۷) سیرالیون (۸) تیگوولشی (۱۰) سیلون

(۳) ۱۴ انگلیاں - ۲۲ مرغیاں

صحیح جوابات بھیجنے والے بچوں کے نام:-

محمد احسن عارف (سرگودھا) آنسہ فوزیہ مہروش (حافظ آباد) امان اللہ زاہد سیف اللہ بشارت (چک ۲۶۱ ضلع گجرات) سکندر حیات کھوکھر (جوہر آباد) سلیم احمد مبشر۔ نزہت انیلہ (لاہور) سرفراز محمود ماہر (لالیاں) محمودہ عنبر (جمیل آباد) عبدالوحید (گوجرانوالہ) محمد نعیم مظفر (کرونڈی) ملک سجاد احمد (راولپنڈی) شوکت جہاں رانا۔ عفت نبیلہ رانا (لاہور) سامان رفیق (لاہور) طاہر مقبول (ربوہ) الطاف حسین چوہدری (ماہی وال)

○

ہمیشہ بچوں کے لئے "تشحیذ الاذہان" خریدیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کا نشان

جناب محمود احمد - ٹنڈو محمد خان -

یہ گزشتہ سال ماہ رمضان کی بات ہے۔ ابھی اس مبارک مہینہ کے چند ایام ہی گزرے تھے کہ ایک صبح جب میں سحری کے لئے اٹھا تو میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ آج چھوٹے بچے کی طبیعت خراب ہے اور اسے کئی دفعہ قے ہو چکی ہے۔ وقتی طور پر بچے کو چائے پلا دی گئی اور پھر ہم سحری کا کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی کوئی آدھ گھنٹہ گزرا تھا کہ اسے پھر قے ہوئی۔ اور اس نے حاجت بھی محسوس کی اور پھر تو

ان کی کثرت ہو گئی۔ غرضیکہ صبح ہونے تک بچے کی طبیعت خراب ہوتی چلی گئی۔ نماز فجر کے بعد میں نے ڈاکٹر بلانا مناسب سمجھا اور ہسپتال کی طرف چل دیا اتفاق سے ڈاکٹر صاحب مجھے راستہ میں ہی مل گئے۔ میں نے صورتِ حال بیان کی۔ وہ اسی وقت میرے ساتھ چلے آئے۔ معاینہ کے بعد انھوں نے ایک پرچی پر گلوکوز کی ڈرپ اور چند دوسری ادویات لکھ دیں اور مجھے اپنی گاڑی دیتے ہوئے ادویات بازار سے جلد لانے کو کہا۔ صبح کا وقت تھا۔ دکانیں ابھی بند تھیں لیکن تھوڑی سی کوشش سے میں ایک سٹور کھلوانے میں کامیاب ہو گیا۔ دوائی خرید کر گھر پہنچا تو ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب انتظار میں تھے۔ آتے ہی انہوں نے بچہ کو گلوکوز کی بوتل لگا دی اور دو انجکشن بھی دیئے اور لیڈی کمپونڈر کو وہاں بٹھا کر چلے گئے۔ اسی دوران بچہ بیہوش ہو چکا تھا۔ ایک گھنٹہ اور گزرنے کے بعد حالت بہتر ہونے کی بجائے مزید خراب ہو گئی۔ مجھے اس سے اور بھی تشویش ہوئی۔ میں نے کمپونڈر سے کہا کہ اگر ڈاکٹر صاحب مشورہ دیں تو اسے حیدرآباد لے جایا جائے۔ چنانچہ وہ اس سے متفق ہو گیا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ وہ ڈاکٹر سے مشورہ کر کے ابھی آتا ہے۔ ادھر بچے کی حالت پہلے سے بھی خراب ہو رہی تھی۔

بچو! جب تمام حیلے جاتے رہیں تو ایک سچا مسلمان صرف اور صرف اپنے واحد و یگانہ ہستی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میں نے اسی وقت وضو کیا۔ چار نفل ادا کئے اور خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کی کہ اب تو ہی اس بچے کو زندگی بخش سکتا ہے کوئی اور نہیں خدایا تو ایک معجزہ کے ذریعہ ہی اسے زندگی بخش!"

ادھر میں نوافل سے فارغ ہوا اور ادھر کمپونڈر ہمارے محکمہ کی گاڑی لے کر آ گیا کہ اسے حیدرآباد لے چلیں۔ تقریباً پون گھنٹہ کے اس سفر میں جو صرف دعائیں کرتا رہا۔ میرا ہاتھ بچے کی نبض پر ہی رہا۔ میرا دل اس یقین سے پر تھا کہ میں نے اپنے خدا سے دعا مانگ لی ہے وہ ضرور قبول فرمائے گا۔

حیدرآباد ہسپتال پہنچ کر بچہ داخل کروانے میں صرف چند منٹ لگے۔ ڈاکٹروں نے بچے کو فوراً ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر لیا اور ہمیں باہر لان میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ ابھی آدھ گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کہ بچے نے کروٹ بدلی اور پانی مانگا۔ (الحمد للہ)

میں دل ہی دل میں اپنے رب کریم کے حضور اپنی عاجزانہ دعا کی قبولیت کا شکرانہ ادا کر رہا تھا اور ہم سب کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ میرے ساتھ جانے والے کمپونڈر اور ڈرائیور کے علاوہ جن نے بھی بچہ کی حالت دیکھی تھی سب نے اس کے صحت مند ہو جانے کے بعد یہی کہا کہ یہ کوئی معجزہ ہی ہے جس نے بچہ صحت یاب کر دیا۔ اب جب بھی یہ بچہ کھیلتا کودتا دیکھتا ہوں، تو قدرتی طور پر دل خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو جاتا ہے۔

○

ہر قسم کا سامان سائنس
واجب نرخوں پر خریدنے کیلئے:
الائیڈ
سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں
فون ۰۰۵۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شگفتہ شگفتہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳ر مارچ ۱۹۰۵ء کو اپنی مجلس میں فرمایا:۔

"ایک بادشاہ تھا یوں تو بڑا سمجھدار اور زیرک تھا لیکن بدقسمتی سے ایک بُری عادت میں مبتلا تھا خدا تعالیٰ نے اسے بادشاہ بنایا تھا۔ طرح طرح کی نعمتیں اسے میسّر تھیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ پھل اور لذیذ سے لذیذ کھانے اور عمدہ عمدہ مٹھائیاں وہ کھا سکتا تھا اور کھاتا بھی تھا۔ لیکن ایسی اچھی اچھی نعمتیں میسّر ہونے کے باوجود اسے مٹی کھانے میں بہت ہی مزہ آتا تھا۔ مٹی کی خوشبو اسے بہت اچھی لگتی تھی۔ بیٹھا مٹی چباتا رہتا۔ بادشاہ کے رشتہ داروں اور دوستوں نے بڑی کوشش کی کہ بادشاہ مٹی کھانے سے باز آجائے لیکن اسے مٹی کھانے کی ایسی عادت پڑی تھی کہ وہ مٹی کھائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تھا وہ خود بھی جانتا تھا کہ مٹی کھانا بُری عادت ہے اور نقصان دہ بھی ہے۔ اس کی اپنی خواہش بھی تھی کہ میں کسی طرح مٹی کھانا چھوڑ دوں لیکن اس بُری عادت کے آگے وہ ایسا بے بس تھا کہ اسے چھوڑ ہی نہ سکتا تھا۔ بڑے بڑے حکیم بلائے گئے۔ انھوں نے دواؤں کے ذریعہ بادشاہ کی یہ عادت چھڑانے کی بہتیری کوشش کی لیکن سب بے سود!

آخر ایک طبیب آیا اس نے دعویٰ کیا کہ میں بادشاہ کو اس بُری عادت سے نجات دلا دوں گا۔ لو صاحب اس نے کیا کیا۔ سیدھا بادشاہ کے پاس گیا۔ کوئی دوا تجویز نہ کی بس اتنا کہا کہ "اَیُّھَا الْمَلِکُ اَیْنَ عَزْمُ الْمُلُوْکِ" یعنی اے بادشاہ تیرا وہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا؟ اتنا کہنا تھا کہ بادشاہ تو سکتہ میں آگیا اسے احساس ہوا کہ اگر میں ایک بُری عادت کے ہاتھوں اتنا بے بس ہوں تو میں بادشاہت کیا خاک کروں گا۔ چھوٹے سے چھوٹا دشمن بھی مجھے مغلوب کر سکتا ہے۔ بادشاہ فوراً بول اٹھا۔ "اب میں مٹی نہیں کھاؤں گا۔" اس طرح اسے اس بُری عادت سے نجات ملی۔

(الف آر۔ نورنگر فارم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک گنجا اور ایک اندھا تھا۔ خدا کا فرشتہ انسان کی شکل ہو کر گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا۔ تو کیا چاہتا ہے؟" تو گنجے نے کہا کہ میرے سر کے بال ہو جاویں اور مال و دولت ہو جاوے۔ چنانچہ فرشتے نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو خدا کی قدرت سے اس کے سر پر بال نکل آئے اور مال و دولت اور گھر بار بھی مل گئے۔ پھر اندھے کے پاس ہو آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اندھے نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہو جاویں تو میں ٹکریں کھاتا نہ پھروں۔ اور روپیہ پیسہ بھی مل جاوے تو کسی کا محتاج نہ رہوں۔ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گئیں۔ اور مال و دولت بھی مل گیا۔ پھر وہی فرشتہ گنجے اور اندھے کی آزمائش کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک فقیر کے بھیس میں آیا اور گنجے کے پاس جا کر سوال کیا۔ گنجے نے ترش روئی سے جواب دیا اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اور پھر وہ گنجے کا گنجا ہی ہو گیا اور سب مال و دولت جاتا رہا اور پھر ویسا ہی کنگال ہو گیا۔ پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس گیا۔ جو اب بڑا دولتمند اور رئیس ہو گیا تھا۔ اور سوال کیا۔ اس نے کہا۔ کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے اور اسی کا مال ہے تم لے لو۔ اس پر پھر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اور بھی مال و دولت دیا۔

پس اے عزیز بچو! تم بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو اور اس کی قدر کرو اور سوالی کو جھڑکی نہ دو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہیئے۔ اس سے خدا خوش ہوتا ہے اور نعمت زیادہ کرتا ہے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صفحہ ۱۵۵)

ایک دفعہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی کہانی سنانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے یہ کہانی سنائی۔

"ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو باہر آنے جانے والے مسافروں کو لوٹ لیا کرتا تھا اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے فرمایا "وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ" تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جو اب بڑا نیک بخت ہو گیا تھا۔ اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا مجھے اور آیت بتاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ الْحَقُّ" (یعنی آسمان اور زمین میں وہی حق ہے) یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی۔ پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دیدی۔"

(سیرۃ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضؓ۔ صفحہ ۱۵۶)

●

"اپنے پہلے شوہر سکران رضؓ کی زندگی میں حضرت سودہ رضؓ نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ تکیہ کے سہارے لیٹی ہیں۔ کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر گر پڑا۔ انہوں نے یہ خواب حضرت سکران رضؓ سے بیان کیا۔ آپ رضؓ نے کہا۔ اس کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تم عرب کے چاند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آؤ گی۔

واقعی اس خواب کی تعبیر چند دن بعد پوری ہو گئی۔"

(صحابیاتؓ و عارفاتؒ: مرتبہ محمد یونس قریشی و طالب قریشی۔ صفحہ ۵۰)

●

"حضرت صفیہ رضؓ کے چہرے پر چند اُبھرے ہوئے نشانات تھے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے نشانات ہیں؟ حضرت صفیہ رضؓ نے بتایا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چاند ٹوٹا اور میری گود میں آن گرا۔ میں نے یہ خواب اپنے باپ کو سنایا۔ جس سے وہ سخت غضبناک ہوا اور اتنے زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا کہ چہرے پر اس کی انگلیوں کے نشانات اُبھر آئے۔ پھر اس نے کہا کیا تو ملکہ عرب بننے کے خواب دیکھتی ہے۔" (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئے گی) (صحابیات عارفات صفحہ ۸)

●

"جب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت ام ورقہ رضؓ مشرف باسلام ہو گئیں اور رسول کریمؐ کی بیعت کی۔

جب غزوۂ بدر کی تیاری ہونے لگی تو حضرت ام ورقہ رضؓ نے رسول کریمؐ سے اجازت مانگی کہ مجھے بھی لڑائی میں شرکت کی اجازت دی جائے۔ ممکن ہے خدا مجھے شہادت نصیب کرے۔

حضور رسول کریمؐ نے فرمایا۔ "تم گھر میں رہو۔ خدا تم کو یہیں شہادت عطا فرمائے گا" یہ ایک پیشگوئی تھی جو حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد خلافت میں پوری ہوئی۔

حضرت ام ورقہ رضؓ قرآن حکیم پڑھی ہوئی تھیں حضورؐ نے انہیں گھر کی عورتوں کا امام بنایا ہوا تھا اور ایک مؤذن بھی ان کی درخواست پر مقرر فرمایا تھا آپ رضؓ عورتوں کی امامت کرتیں اور رات کو قرآن پڑھتیں۔ ایک دفعہ ام ورقہ رضؓ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی سے فرمایا۔ "میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔" ان دونوں کی نیت خراب ہو گئی اور حضرت ام ورقہ رضؓ کے دھندے کا تیل اور وقت خاتمہ اٹھانا چاہا رات کو دونوں بدبختوں نے ایک چادر ڈال کر اپنی مالکہ کو شہید کر ڈالا اور بھاگ گئے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضؓ کا عہد خلافت تھا۔ صبح ہوئی تو فاروق اعظم رضؓ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ "آج خالہ ورقہؓ کے قرآن پڑھنے کی آواز نہیں آئی۔ معلوم نہیں ان کی طبیعت کا کیا حال ہے؟"

اس کے بعد حضرت ام ورقہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا تو ایک گوشے میں چادر میں لپٹی ہوئی شہید پڑی ہیں۔ بہت صدمہ ہوا اور فرمایا "خدا کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا کہ تم گھر میں شہید ہوگی۔" اس کے بعد واپس آکر لوگوں کو یہ افسوسناک خبر سنائی اور قاتلوں کی گرفتاری کا حکم دیا۔ یہ پہلے مسلمان تھے جنہیں مدینہ منورہ میں پھانسی کی سزا ملی۔

حضور رسول کریمؐ اپنی حیات مبارک میں وقتاً فوقتاً حضرت ام ورقہؓ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے اور صحابہؓ سے فرمایا کرتے تھے۔ "آؤ شہیدہ کے گھر چلیں" گویا ام ورقہؓ کی شہادت صداقتِ رسولؐ کا ایک زبردست نشان تھی۔"

(صحابیاتؓ و عارفاتؓ - صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

"ابو طلحہؓ کے صلب سے حضرت ام سلیمؓ کا ایک فرزند تھا جس کا نام ابو عمیرؓ تھا۔ ایک دن حضورؐ ام سلیمؓ کے گھر تشریف لائے تو ننھے عمیرؓ کا چہرہ کچھ اترا ہوا تھا۔ آپؐ نے ام سلیمؓ سے پوچھا "کیا بات ہے آج ابو عمیرؓ کچھ سست ہے؟" حضرت ام سلیمؓ نے کہا "یا رسول اللہؐ! ابو عمیرؓ کی چڑیا (نغیر) جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔ آج مر گئی ہے اس لئے وہ غمگین ہے۔"

حضورؐ نے ابو عمیرؓ کو اپنے پاس بلایا اور اپنا دستِ شفقت اس کے سر پر رکھ کر پوچھا۔

"یا ابا عمیر ما فعل النغیر؟"

(اے ابو عمیر تیری نغیر (چڑیا) کیا ہوئی؟)

ابو عمیرؓ جواب میں ہنس دیا اور پھر کھیل کود میں مشغول ہو گیا۔ اس وقت سے رسول کریمؐ کا یہ جملہ ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا۔

چند دنوں کے بعد ابو عمیرؓ نے کمسنی ہی میں وفات پائی۔ ابو طلحہؓ اس وقت گھر سے باہر تھے۔ حضرت ام سلیمؓ نے اپنے لاڈلے لختِ جگر کی رحلت پر کمال صبر و استقلال سے کام لیا۔ خاموشی سے اس کی میت کو غسل دے کر کفنایا اور ایک طرف رکھ دیا۔ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو منع کیا کہ ابو طلحہؓ کو ابو عمیرؓ کی موت کی خبر نہ دیں۔ رات کو حضرت ابو طلحہؓ گھر تشریف لائے۔ ام سلیمؓ نے انہیں کھانا کھلایا۔ جب وہ اطمینان سے بستر پر لیٹے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "اگر تم کو کوئی چیز مستعار دی جائے اور پھر واپس لے لی جائے تو کیا تم اس کے دینے سے انکار کر دوگے یا اس کا واپس لیا جانا تمہیں ناگوار گزرے گا؟" حضرت ابو طلحہؓ نے جواب دیا "ہرگز نہیں۔" بولیں "تمہارا لڑکا بھی اللہ کی امانت تھی جو اس نے واپس لے لی اب تمہیں اس کی طرف سے صبر کرنا چاہیئے!" ابو طلحہؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور ان سے کہا کہ "تم نے پہلے کیوں نہ بتلایا" بولیں "تا کہ اطمینان سے کھانا کھا لو!"

صبح اٹھ کر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضورؐ نے ام سلیمؓ کے شیوۂ صبر و رضا پر پسندیدگی فرمایا اور دعا فرمائی "اللہ تمہیں اور ام سلیمؓ کو ابو عمیرؓ کا نعم البدل عطا فرمائے۔" اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابو طلحہؓ اور ام سلیمؓ کو ایک اور فرزند عطا کیا جس کا نام عبداللہؓ رکھا گیا۔ ان کی نسل [illegible] حضورؐ کی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابائے پاکستان محمد علی جناح

شفیق احمد قمر۔ دارالصدر شمالی ربوہ

پیارے بچو! آج سے تقریباً ۲۹ سال قبل مسلمان اور ہندو مل کر رہا کرتے تھے اور جس ملک میں وہ رہتے تھے اس کا نام "ہندوستان" تھا۔ اس وقت ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی اور وہ ہندوستانیوں پر طرح طرح کے ظلم کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں میں اتحاد نہ تھا اس وجہ سے وہ انگریزوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ انگریزی حکومت نے خاص طور پر مسلمانوں کو کسی قسم کے اختیارات بھی نہیں دیئے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد تو انگریزوں نے مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم کرنے شروع کر دیئے۔

آخرکار تمام مسلمانوں نے خداوند کے حضور دعا کی کہ ـــــ اے خدا تعالیٰ ہم میں سے ایک ایسا راہنما پیدا کر جو ہمیں آزادی کی طرف لے جائے ـــــ

مسلمانوں کی دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ اور آزادی کے رہنما، قائدِ اعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کسے معلوم تھا کہ یہ بچہ جب بڑا ہوگا تو ایک عالی ہمت، اتحاد کا پیمبر اور آزادی پسند نوجوان ہوگا۔

جب محمد علی ذرا بڑے ہوئے تو انہیں مذہبی (اسلامی) تعلیم کے لئے قریبی مکتب میں بھیجا گیا جہاں انہوں نے قرآن پاک اور اپنے مذہب کی چند سادہ کتابیں پڑھیں۔ آپ ہمیشہ صاف ستھرے رہتے، سچ بولتے اور ایمانداری سے ہر کام کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے دوستوں میں لیڈرانہ حیثیت رکھتے اور آپ کے دوست آپ کی ہر بات مانتے تھے۔

آپ بڑی محنت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سکول کے گیٹ پر یہ MOTTO (مطمعِ نظر) لکھا ہوا تھا :-

"پڑھنے اور سیکھنے کے لئے آؤ۔ اور
خدمت کے لئے جاؤ!"

محمد علی جناح نے اسے اپنا نصب العین بنا لیا۔ سکول پڑھنے کے بعد سارا دن آپ پڑھتے۔ غریبوں کی مدد اور بڑوں کی خدمت کرنا آپ کا دستور تھا۔ آپ کہا کرتے تھے کہ

"میں دنیا میں کچھ بھی محنت کے بغیر
حاصل نہیں کر سکتا۔"

محمد علی جناح کو اس مدرسہ سے (جس میں آپ تعلیم پاتے تھے) اتنی محبت ہو چکی تھی کہ جب آپ کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنی جائداد کا ⅓ حصہ اس سکول کے نام وقف کر دیا۔

میٹرک کا امتحان پاس کر چکنے کے بعد آپ کے والد صاحب نے آپ کو قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان بھیج دیا۔ جب آپ انگلینڈ کے لئے جہاز پر سوار ہونے لگے تو ایک عورت جو آپ کو الوداع کرنے کے لئے آئی تھی رو پڑی۔ محمد علی نے اس عورت سے کہا

"کیوں رو رہی ہو؟ جب میں واپس
آؤں گا تو صرف تم ہی نہیں بلکہ ساری
قوم مجھ پر فخر کرے گی۔"

تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ ہندوستان تشریف لائے۔ واپس آکر آپ کو چند مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کا آپ نے ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے

"ایمانداری، جرأت، محنت اور
استقلال چار ایسے ستون ہیں جن پر
ہم انسانی زندگی تعمیر کر سکتے ہیں۔"

قائداعظم محمد علی جناح نے بمبئی آکر وکالت شروع کی۔ آپ کی ایمانداری کی وجہ سے آپ کے موکلوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آپ کی دیانت نے ججوں اور موکلوں کے درمیان اعتماد کی روح پھونک دی تھی۔ آپ غریبوں اور کمزوروں کے مہربان تھے۔ ایک دفعہ جب جناح کو ایک ایسا مقدمہ مجسٹریٹ میں لڑنا پڑا جس کی رقم بالکل ہی نہ تھی۔ جناح مقدمہ جیت گئے اس آدمی نے کوشش کی کہ جناح کو کچھ نہ کچھ رقم دی جائے لیکن آپ ایک پیسہ بھی لینے پر رضامند نہ ہوئے قائداعظم پر اگر کوئی انگریز افسر رعب طاری کرنے کی کوشش کرتا تو آپ اسے ناکام بنا دیتے۔

ایک دفعہ جناح ایک مغرور انگریز جج سے باتیں کر رہے تھے۔ جج نے جناح سے کہا:

"جناح صاحب! مجھ سے بولتے وقت اس بات کا خیال رکھا کرو کہ تم ایک تھرڈ کلاس جج سے بات نہیں کر رہے۔"

جناح نے فوراً دندان شکن جواب دیا اور بغیر جھجک اور کسی خوف کے فرمایا:-

"آپ کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ بھی ایک تھرڈ کلاس وکیل سے بات نہیں کر رہے۔"

انگریزوں نے جناح کو رشوت اور خطاب دے کر اعتماد خریدنے کی کوشش کی لیکن قائداعظم نے پرواہ تک نہ کرتے ہوئے کہا کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آپ ایک ناقابلِ فروخت آدمی کے ساتھ نپٹ رہے ہیں۔"

محمد علی جناح کو بچوں اور نوجوانوں سے بے حد محبت تھی۔ آپ ایسے راہنما تھے کہ آپ کے دشمن بھی آپ کی تعریف کرتے تھے۔ قائداعظم کی انتھک کوششیں پھل لائیں اور آخرکار ہندوستان کے عوام کو آزاد کروانے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۴؍ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان وجود میں

آیا۔ اتنی محنت کی وجہ سے آپ اکثر بیمار رہا کرتے تھے عمر بھی کافی ہو چکی تھی چنانچہ بابائے پاکستان قائداعظم محمد علی جناح ؒ ۱۱؍ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ۷۲ سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

پیارے بچو! آؤ ہم بھی یہ عہد کریں کہ ہم محنت، استقلال، ہمت اور جرأت اور یقینِ محکم کے ساتھ ہر کام کریں گے۔ اور اپنا وطن خوشحال بنانے کے لئے اور اس کی آزادی کی خاطر اپنی جان تک کی بازی لگا دیں گے!

○

دلچسپ اور عجیب

- فن لینڈ کے ایک بوڑھے نے وصیت کی کہ میری تمام جائداد "شیطان" کو دی جائے۔ اس کی موت کے بعد لوگ بہت پریشان ہوئے کہ "شیطان" کو کہاں سے ڈھونڈیں۔ آخر فن لینڈ کی حکومت نے جائداد اپنے قبضہ میں لے لی۔
- جزیرہ مالدیپ کے لوگ پتنگ بازی کے اتنے شوقین ہیں کہ وہ دفتر میں بیٹھے ہوئے ایک ہاتھ سے پتنگ اڑاتے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے دفتری کام کرتے ہیں۔
- نیویارک کے ایک شخص کے پاس ایک ایسا قدرتی پتھر ہے جس کی شکل عورت جیسی ہے اس کے رخسار گلابی اور بال سرخ ہیں۔
- موٹل امریکی چیز ہے۔ آپ اسے موٹروں کا ہوٹل کہہ سکتے ہیں۔ شاہراہوں پر یہ ہوٹل مخصوص فاصلے کے بعد بنائے جاتے ہیں۔ جہاں موٹریں ٹھہرانے کا خصوصی انتظام ہوتا ہے۔
- نیویارک کے ایک کافی ہاؤس پر یہ عبارت لکھی ہے "ناشتہ آپ کو دن کے کسی بھی حصے میں مل سکتا ہے بشرطیکہ آپ یہ یقین دلا دیں کہ آپ ابھی سو کر اٹھے ہیں۔"

(مرسلہ: قدسیہ نورقدسی حجرہ شاہ مقیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

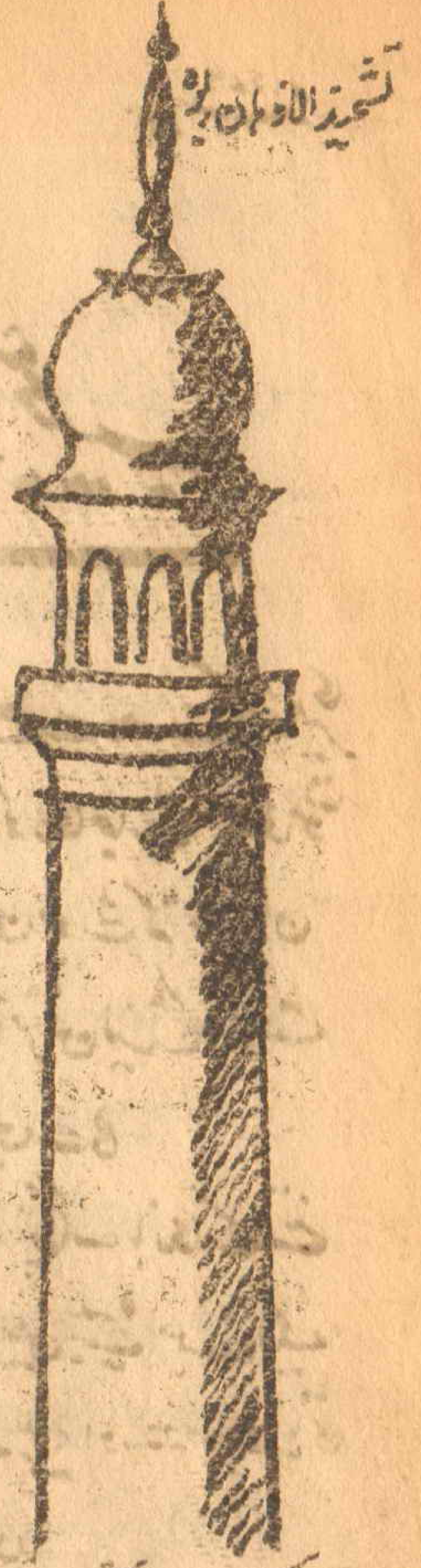

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

مرسلہ: جناب شفیق احمد الملتی - جامعہ احمدیہ - ربوہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنا واقعہ اس طرح سنایا کہ ـــــــــ میں ملک فارس کے شہر اصفہان کے اضلاع میں سے ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ جس کا نام "جسی" ہے۔ میرا باپ اس گاؤں کا چودھری تھا اور سب چیزوں سے زیادہ مجھے محبوب رکھتا تھا یہاں تک اسے مجھ سے محبت تھی کہ کبھی مجھے گھر سے باہر نہ نکلنے دیتا تھا۔ مثل لڑکیوں کے بند رکھتا تھا اور مجھے اپنے مذہب آتش پرستی سے اس قدر محبت تھی کہ میں کبھی آگ بجھنے نہ دیتا تھا۔ ہمیشہ روشن رکھتا تھا میرے باپ کی بہت بڑی جاگیر تھی اور وہاں وہ ایک مکان بنانے میں مصروف تھے۔ مجھ سے ایک روز کہنے لگے کہ اے فرزند! میں تو آج اس تعمیر کے کام میں مشغول ہوں تم فلاں کام کر آؤ مگر جلد آنا ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جائے اور میں پریشان ہو جاؤں اور کاروبار سے معطل رہوں۔

میں والد صاحب کے حسب الحکم اس کام کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں نصرانیوں کا ایک گرجا تھا اور اس میں وہ عبادت کر رہے تھے۔ میں ان کی آواز سن کر گرجے میں گیا اور ان کی عبادت کا نظارہ دیکھنے لگا مگر چونکہ میں ہمیشہ گھر میں رہتا تھا اس لئے ایسی باتوں سے بالکل ناواقف تھا۔ ان کی عبادت کا طریقہ مجھے بہت پسند آیا اور خیال آیا کہ یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے اور دل میں کہا کہ بے شک یہ مذہب ہمارے مذہب سے بہتر ہے۔ میں سارا دن گرجے میں رہا اور جس کام سے میرے والد نے بھیجا تھا وہ کام بھی رہ گیا پھر میں نے اس گرجا کے لوگوں سے پوچھا کہ یہ مذہب میں کہاں سے حاصل کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ملک شام میں۔ پس یہ دریافت کر کے اپنے والد کے پاس آیا۔ انہوں نے میری تلاش میں بہت سے آدمی بھیج دیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے اور نہایت حیران و پریشان تھے جب میں آیا تو مجھ سے پوچھا کہ کہاں رہ گیا تھا؟ میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ جلدی آئیو؟ میں نے عرض کی اے والد بزرگوار میں ایک گرجے کے پاس سے گزرا وہاں میں نے لوگ عبادت کرتے دیکھے ان کی عبادت مجھے بہت پسند آئی۔ اور غروب آفتاب تک میں گرجا کی سیر کرتا رہا والد نے فرمایا۔ اے فرزند ہمارا دین اس دین سے بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ وہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میرے والد کا اس دن سے میرے متعلق اندیشہ بڑھ گیا اور انھوں نے میرے پیر میں ایک زنجیر باندھ کر گھر میں قید کر دیا۔ موقع دیکھ کر میں نے اس گرجا کے پادری کے پاس خفیہ طور پر پیغام بھیجا کہ جب تمہارے ملک شام سے سوداگروں کا قافلہ آئے تو مجھے خبر دینا۔ پس جب قافلہ آیا۔ انہوں نے مجھے خبر کی۔ میں نے کہلا بھیجا کہ جب یہ قافلہ واپس شام جانے لگے تب مجھے کہلا بھیجنا۔ میں اس کے ساتھ ہوں گا۔ چنانچہ جس روز وہ قافلہ روانہ ہونے والا تھا اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں زنجیر پاؤں سے نکال کر ان میں جا ملا اور قافلہ کے ساتھ روانہ

ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب ہم شام میں پہنچے تو لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارے مذہب کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ انھوں نے کہا فلاں "اسقف" اس "کلیسیا" یعنی گرجا میں رہتا ہے۔ میں اس اسقف کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں رہ کر دین کی تعلیم حاصل کروں اس نے قبول کیا اور میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔ یہ اسقف نیک شخص نہ تھا لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتا تھا اور جب اس کے پاس صدقہ کا مال آتا تو اسے مساکین پر خرچ نہ کرتا سب اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس سات مٹکے روپوں اور اشرفیوں سے بھرے ہوئے جمع ہو گئے تھے۔ اس کی اس بات سے مجھے سخت نفرت ہوئی یہاں تک کہ جب وہ مر گیا اور سب نصاریٰ اس کے دفن کے واسطے جمع ہوئے تو میں نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ یہ تمہارا اسقف نہایت بد باطن تھا تمہیں صدقہ کا حکم دیتا اور جب تم اسے صدقہ دیتے تھے تو یہ مساکین پر خرچ نہ کرتا تھا۔

انھوں نے پوچھا۔ تجھے کیونکر معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں اس کا خزانہ بتاتا ہوں۔ انھوں نے کہا۔ بتلاؤ!

میں نے انھیں وہ جگہ بتلائی۔ انھوں نے کھود کر وہ ساتوں مٹکے نکال لیے جو روپوں اور اشرفیوں سے بھرے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ جب نصاریٰ نے یہ واقعہ دیکھا تو کہنے لگے ہم ایسے ناپاک شخص کو ہرگز دفن نہ کریں گے اور پھر انہوں نے اس کی لاش دار پر لٹکا دی۔ اور خوب پتھر مارے۔ بعدازاں ایک اور شخص اس کا جانشین بنا دیا گیا۔ یہ شخص نہایت عابد و زاہد اور متقی تھا۔ رات دن عبادت میں لگا رہتا۔ مجھے اس شخص سے بہت محبت ہو گئی اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ یہاں تک کہ اس شخص کا بھی آخری وقت آ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارا تو آخری وقت ہے۔ میرے واسطے کیا وصیت کرتے ہو کہ میں اب کس کے پاس رہوں؟ اس نے کہا۔ اے فرزند جو لوگ حقیقی طور سے دیندار تھے وہ انتقال کر گئے اور اب جو لوگ ہیں۔ انہوں نے دین بدل دیا ہے اور پہلے طریقے ترک کر دیئے ہیں۔ قدیم بزرگوں میں سے میرا دوست صرف ایک شخص ہے جو موصل میں رہتا ہے وہ بھی یہی طریقہ رکھتا ہے جو میرا ہے۔ تم اس کے پاس چلے جاؤ!

چنانچہ جب وہ مر گیا تو میں موصل میں اس شخص کے پاس گیا اور وہ سارا قصہ بیان کیا کہ فلاں شخص کے حسب وصیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اس نے کہا۔ بشوق! تم میرے پاس رہو میں اس کے پاس رہنے لگا۔ اسے بھی میں نے نیک آدمی پایا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں اس کا وقت بھی آخر ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ فلاں شخص کی حسب وصیت تمہارے پاس آیا تھا اور اب تم بھی رخصت ہو رہے ہو۔ پس میرے واسطے تم نے کیا

گھر کا استاد

ایک ایسی کتاب ہے جو لائق استاد کی طرح قرآن مجید کا ترجمہ سکھاتی ہے۔ بامحاورہ بھی اور گرامر کے قواعد کے مطابق بھی۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ تھوڑی سی محنت سے زیادہ سبق یاد ہو جاتا ہے۔ اگر پوری توجہ سے اس کتاب کو پڑھا جائے تو تین چار رکوع روزانہ یاد کئے جا سکتے ہیں۔

قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے کے لئے استاد کی خدمات حاصل کرنا یقیناً ایک مشکل امر ہے۔ یہ کتاب اس مشکل کو حل کر کے استاد کی اس ضرورت کو بحسن و خوبی پورا کرتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے آپ اپنی تنہائی اور فرصت کے اوقات میں بڑی آسانی کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے مائیں اپنے بچوں کو ترجمہ پڑھا سکتی ہیں۔ کتاب "گھر کا استاد" ایک ایسا استاد ہے جو گھر۔ دفتر۔ دکان۔ اور ربوہ کے اندر با آسانی میسر ہے۔ یہ بے نظیر تحفہ بذریعہ وی پی چار روپے فی کاپی کے حساب سے پتہ ذیل سے دستیاب ہے خط لکھ کر طلب فرمائیں!

مکتبہ اسباق القرآن ۲۱/۲ دار الیمن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجویز کیا ہے کہ اب میں کہاں جاؤں؟ اس نے کہا۔ اے سلمان! خدا کی قسم ہے میں اس حالت کے موافق کہ جس پر ہم قائم تھے سوا اس شخص کے اور کسی کو نہیں پایا۔ اور وہ شہر "نصیبین" میں ہے تم اس کے پاس چلے جانا چنانچہ میں اس کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ بیان کر کے وہاں رہنے لگا۔ اور اسے بھی نیک شخص پایا مگر چند ہی روز کے بعد اس کی عمر نے بھی وفا نہ کی اور مرنے کو تیار ہوا۔ میں نے اس سے عرض کی کہ آپ تو تشریف لے جاتے ہیں مگر مجھے کس کے پاس چھوڑتے ہیں؟ اس نے کہا۔ اے سلمان بجز ایک شخص کے جو روم کے شہر "عموریہ" میں رہتا ہے اور کسی کو لائق نہیں جانتا۔ پس تم اس کے پاس چلے جاؤ وہ اسی طریقہ کا آدمی ہے جس کے ہم لوگ تھے۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں اس کے مرنے کے بعد عموریہ میں پہنچا اور اس سے حال کا سارا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا۔ تم بشوق میرے پاس رہو۔ میں رہنے لگا۔ اور ان ایام میں میں نے کچھ کمائی کر کے گائیں اور بکریاں بھی جمع کر لیں۔ مگر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہ شخص بھی سفر آخرت کے لئے تیار ہوا۔ میں نے کہا جناب میرے واسطے کیا حکم ہے؟ میں فلاں فلاں لوگوں کے پاس رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اب آپ کس کے پاس روانہ کرتے ہیں؟ اس نے کہا اے فرزند قسم ہے خدا کی اب میں کوئی شخص اسی طریقہ کا نہیں جانتا جس پہ کہ ہم لوگ تھے۔ جس کے پاس جانے کا میں تجھے حکم دوں۔ مگر اب ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو دین ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ وہ مبعوث ہوں گے۔ زمین عرب سے ان[...] خروج ہوگا اور وہ ایک ایسے شہر کی طرف ہجرت ک[...] گے جو دو گرم میدانوں کے درمیان ہوگا۔ اور وہا[ں] کھجور کے درخت ہوں گے اور وہ نبی ظاہری علاما[ت] رکھتے ہوں گے۔ ہدیہ قبول کر کے نوش فرماتے [...] اور صدقہ نہ کھاتے ہوں گے اور ان کے دونوں شانو[ں] کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ پس اے سلمان تجھ[...] ہو سکے تو وہاں چلا جا۔

پھر وہ شخص مر گیا اور اس کے بعد ایک عرص[ہ] تک میں عموریہ میں رہا پھر اہل عرب میں سے بنی کلب کا ایک قافلہ وہاں سے گزرا میں نے ا[...] سے کہا کہ اپنی گائیں اور بکریاں تمہیں دیتا ہوں۔ بشرطیکہ تم مجھے یہاں سے عرب لے چلو۔ انہو[ں] نے قبول کر لیا اور میں ان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب یہ قافلہ وادی القریٰ میں پہنچا تو ان لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا اور ایک یہودی کے ہاتھ غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ میں اس کے پاس ر[...] لگا اور وہاں کھجوریں دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ ضرو[ر] یہی وہ شہر ہے جس کا مجھ سے میرے اس دوست نے ذکر کیا تھا۔ مگر یہ بات دل میں پختہ نہ ہوئی تھی۔ پھر اس یہودی کے پاس مدینہ سے بنی قریظہ کا ایک اور یہودی جو اس کا چچا زاد بھائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ آیا۔ اور مجھے اس سے خرید کر مدینہ لے آیا۔ مدینہ دیکھتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ بے شک یہ وہی شہر ہے جس کا میرے دوست نے ذکر کیا تھا۔ پس میں مدینہ میں رہنے لگا۔ اس دوران میں حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں مبعوث ہوئے اور جب تک خدا تعالیٰ کو منظور ہوا وہاں رہے مجھے اس کے متعلق خبر نہ تھی۔ ایک روز میں اپنے یہودی آقا کے کام میں مصروف تھا کہ اس کے ایک چچا زاد بھائی نے آ کر کہا کہ خدا "بنی قیلہ" کو غارت کرے وہ قبا میں اس شخص کے پاس جمع ہو رہے ہیں جو مکہ سے ان کے ہاں آیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ نبی ہے۔

جب میں نے یہ خبر سنی تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور سر چکرا کر بدن کانپنے لگا۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا۔ یہ حالت دیکھ کر میں بہ ہزار دقت کھجور سے نیچے اترا اور اس آنے والے سے پوچھا۔ یہ تم نے کیا واقعہ بیان کیا؟ میرے اس دریافت کرنے پر میرے آقا کو سخت غصہ آیا اور اس نے زور سے مجھے طمانچہ مار کر کہا تجھے ان باتوں سے کیا کام؟ جا اپنا کام کر۔ میں نے اس سے کہا۔ مجھے اور تو کچھ غرض نہیں صرف ایک بات پوچھنا چاہتا تھا۔ خیر نہ سہی۔ میں نے اپنے پاس جو کچھ جمع کر رکھا تھا اس میں سے کچھ کھانے کی چیزیں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف رکھتے تھے اور عرض کیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے غریب اصحاب ہیں۔ اس واسطے میں یہ صدقہ لایا ہوں کیونکہ میں نے آپ لوگوں کو اس کا اوروں کے مقابلہ میں زیادہ مستحق خیال کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے صحابہؓ کے آگے کر دیا اور فرمایا۔ "تم لوگ کھاؤ" اور اپنا ہاتھ روک لیا اور نوش نہ فرمایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ ایک نشانی پوری ہوئی پھر میں وہاں سے چلا آیا اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا اور پھر اس کی کچھ چیزیں خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ صدقہ کی چیز نوش نہیں فرماتے لہٰذا میں یہ آپ کے واسطے بطور ہدیہ لایا ہوں۔ اس پر آپؐ نے اس میں سے نوش فرمایا اور اپنے اصحابؓ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

آپ کی اپنی دکان

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۱۱۷۔ نیو ٹمبر مارکیٹ ۔ راوی روڈ ۔ لاہور

پر تشریف لائیں:

ٹیلیفون

۶۰۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بھی شریک کیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب یہ
دو نشانیاں ہوگئیں۔ پھر میں نے ایک دوسرا مقام بقیع
غرقد میں دیکھا کہ آپ ایک جنازہ کے ساتھ تشریف
لائے ہیں اور اپنے اصحاب کے درمیان میں بیٹھے ہیں
میں نے آپؐ کو سلام کیا اور پھر آپؐ کی پشت کی طرف
آیا تا مہر نبوت دیکھوں۔ آپ مجھے آتے دیکھ کر سمجھ
گئے کہ میں کچھ دیکھنا چاہتا ہوں۔ پس آپؐ نے اپنے
کندھوں سے چادر ہٹا دی جس پر میں نے مہر نبوت
دیکھ لی اور پہچان لی کہ یہ وہی ہے پس میں اس پر جھک
پڑا اور اسے بوسہ دے کر رونے لگا۔ حضورؐ نے مجھے
فرمایا سامنے آؤ۔ سو میں سامنے حاضر ہوا اور بیٹھ گیا۔ پھر
اپنا سارا قصہ اوّل سے آخر تک بیان کیا۔ حضورؐ یہ قصہ
سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر میں غلامی کے سبب سے
غزوہ بدر اور احد میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر حضورؐ نے
مجھے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کر لو (یعنی اسے
کچھ دے کر اس کے معاوضہ میں آزادی حاصل کر لو) سو
چنانچہ آقا نے آزادی کی قیمت یہ مانگی کہ تین سو پودے
کھجور کے اس کے باغ میں لگاؤں اور ان میں سے
کوئی پودا ضائع نہ ہو۔ سب کے سب پھل دیں اور اس کے
علاوہ چالیس اوقیہ سونا اسے دوں۔ تب مجھے آزادی
مل سکے گی)

چنانچہ میں نے اس سے کھجور کے تین سو درخت
لگانے اور چالیس اوقیہ سونے پر کتابت کر لی اور حضورؐ
نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو۔
پس وہ لوگ کھجوروں کے پودے لانے لگے۔ کوئی تیس
پودے لایا کوئی بیس پودے لایا۔ کوئی دس لایا۔ کوئی
پانچ لایا۔ یہاں تک کہ تین سو پودے پورے ہوگئے۔ پھر
حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ اے سلمان تم جا کر ان کے
واسطے گڑھے کھودو اور جب تیار ہو جائیں تو مجھے خبر کرنا
میں اپنے ہاتھ سے انہیں لگاؤں گا۔ سلمان کہتے ہیں کہ
میں نے جا کر گڑھے کھودنے شروع کئے اور لوگ بھی
میری امداد میں شریک ہوگئے۔ تھوڑے عرصہ میں گڑھے
تیار کر کے ہم نے حضورؐ کو خبر کی۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم اسی جگہ تشریف لائے اور ہم نے آپ کو
پودے دینے شروع کئے اور آپ لگانے لگے یہاں
تک کہ سب پودے حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ اللہ
قسم ہے جو مخلوقات کی جس کے قبضہ میں سلمان کی جان ہے
ان میں سے ایک پودا بھی ضائع نہیں ہوا۔ پس اب میں
کھجوریں تو ادا کر چکا تھا صرف سونا میرے ذمہ رہ گیا۔
چنانچہ حضورؐ کی خدمت میں مرغی کے بیضہ کے برابر سونا کہیں
سے آیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ فارسی غلام کہاں ہے؟ میں بلایا
گیا۔ جب حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ سونا لے جا کر اپنی آزادی
کی قیمت اسے ادا کر دے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ
اس میں تو وہ پورا وزن معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا لے جا کہ خدا
وزن پورا کر دے گا۔ سلمان کہتے ہیں میں لے
گیا اور وزن کیا تو قسم ہے خدا کی پورے چالیس اوقیہ
میں نے اس یہودی کو اس میں سے دے دیئے اور پھر حضورؐ
کے ساتھ خندق کی جنگ میں بحالت آزادی شریک ہوا
اور پھر کوئی پہلو میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں فوت نہیں ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھے ادیب

ہمارے والدین

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی پر نہایت عظیم احسانات فرمائے ہیں۔ انسان کو بے شمار اور ان گنت انعامات سے نوازا ہے۔ انہی لاتعداد احسانات و انعامات میں سے ایک بہت بڑی نعمت والدین کا وجود ہے۔ جو اولاد کے لئے رحمت کے پیکر اور مجسم شفقت ہوتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں بار بار والدین سے حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ انسان اگر چاہے تو ماں باپ کی خدمت کر کے اپنا مستقبل روشن کر سکتا ہے۔

ایک بچہ جب اس دنیا میں اپنی چشم وا کرتا ہے تو اس وقت وہ بے یار و مددگار ہوتا ہے۔ وہ نیک و بد کو سمجھنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتا۔ لیکن ایسے وقت میں ماں اس بچے کا سہارا بنتی ہے اُسے قدم قدم پر سہارا دیتی اور اس کی دن رات کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے۔ خود بھوکی رہ کر بھی اسے کھانا کھلاتی ہے خود گیلی جگہ پر سوتی ہے مگر اپنے بچے کو خشک جگہ پر سلاتی ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماں کی اولاد سے اس بے انتہا محبت کی وجہ سے اولاد کو ماں کے عالی مقام سے آگاہ کرنے کے لئے فرمایا۔ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔" یعنی اولاد ماں کی خدمت کر کے ہی جنت کی وارث بن سکتی ہے۔ اس حدیث مبارک میں ماں کی عظمت کا احساس دلایا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم ہر حال میں ماں باپ کی فرمانبرداری کرو سوائے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکم کے جو قرآن کے خلاف ہو۔ ایک جگہ رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ وہ شخص نہایت بدقسمت ہے جس کے ماں باپ بوڑھے ہو گئے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کا وارث نہ بنا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو والدین سے حسن سلوک اور ان کی کما حقہٗ اطاعت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

(زاہدہ راحت۔ کراچی)

عقلمند جاپانی بوڑھا

آج سے کئی سو سال پہلے کا ذکر ہے کہ ملک جاپان کے کسی قصبہ میں ایک بوڑھا آدمی رہتا تھا۔ وہ بہت غریب تھا۔ اس کے پاس ایک ہی گھوڑا تھا جو اسے بہت پیارا تھا۔

ایک رات وہ سویا ہوا تھا کہ کسی چور نے اس کا گھوڑا کھولا اور چُرا کر لے گیا۔ صبح جب بوڑھے نے دیکھا کہ اس کا گھوڑا غائب ہے تو اسے شدید غم ہوا۔ کیونکہ اس کی قیمتی متاع چوری ہو گئی تھی

دوسرے دن وہ بازار گیا تا اپنی ضروریات کے لئے نیا گھوڑا خرید سکے۔ اچانک اس کی نظر اپنے ہی گھوڑے پر پڑی جو منڈی میں فروخت کے لئے کھڑا تھا اور اس کے پاس ہی ایک آدمی بھی کھڑا تھا جو اس کا مالک بنا ہوا تھا۔ بوڑھا دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا اور پوچھا:۔

"یہ گھوڑا تمہارا ہے؟"

اس آدمی نے جواب دیا۔ "ہاں میرا ہے!"

بوڑھے نے پوچھا۔ "تم نے یہ کب خریدا؟"

وہ کہنے لگا۔ "یہ تو میرے پاس ایک سال سے ہے۔"

بوڑھا بہت عقلمند تھا اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے اور پوچھنے لگا:۔

"تمہارے پاس تو یہ گھوڑا ایک سال سے ہے بتاؤ اس کی کون سی آنکھ خراب ہے؟"

اس نے جواب دیا۔ "بائیں آنکھ خراب ہے"

بوڑھے نے کہا۔ "نہیں یہ تو غلط ہے۔"

وہ آدمی فوراً بولا۔ "اوہو! مجھ سے غلطی ہو گئی۔ دراصل اس کی دائیں آنکھ خراب ہے۔"

بوڑھا بولا۔ "یہ سب غلط ہے۔ گھوڑے کی دونوں آنکھیں ٹھیک ہیں۔ اگر یہ گھوڑا تمہارے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سال سے ہے تو تمہیں علم ہونا چاہیئے تھا کہ اس کی دونوں آنکھیں درست ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم نے یہ گھوڑا چرایا ہے اور تم اس کے حقیقی مالک نہیں ہو۔ اور تم وہی چور ہو جس نے کل رات میرا گھوڑا چرایا ہے"

یہ سن کر چور کو پتہ چل گیا کہ اب اس کا راز فاش ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ اس وقت پولیس وہاں موجود تھی چنانچہ وہ پکڑا گیا اور عدالت سے اسے جرمانہ و قید کی سزا ہوئی۔ اور اس طرح اس بوڑھے نے اپنی عقلمندی سے گھوڑا حاصل کر لیا۔

بھائیو! اگر ہم بھی عقلمندی سے کام لیں تو کئی بگڑے کام بن سکتے ہیں۔

(عطاء الحبیب خالد [illegible])

دعا کا کرشمہ

ایک دفعہ میری امی جان کو شادی پر سیالکوٹ جانا تھا۔ میری باجی کا زیور میری امی جان کے پاس

تھا۔ انہوں نے لکھا کہ آپ میرا زیور ساتھ لیتی آئیں امی جان نے زیور ساتھ لے لیا۔ پہلے امی جان کا شادی پر جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن جب باجی کا خط آیا تو باجی کے دیور کے آنے کی غرض سے انہوں نے تیاری کر لی اور باجی کو لکھ دیا کہ میں تمہارا زیور لے کر عنقریب پہنچ رہی ہوں۔

خدا خدا کر کے شادی کے دن قریب آئے امی جان نے ابا جان سے اجازت لی اور ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ ایبٹ آباد سے شام پانچ بجے بس میں سوار ہوئیں۔ امی جان کچھ فکر زدہ اور پریشان نظر آ رہی تھیں۔ تمام راستے دعا کرتی رہیں کہ اے میرے رب تو ہی مالک ہے تو ہی بچا لیجیو

آپ کے الطاف فرنیچر ہاؤس
ہر قسم کا فرنیچر شادی بیاہ کیلئے پائیدار دیدہ زیب تیار کیا جاتا ہے
پروپرائیٹرز محمد یعقوب اینڈ برادرز
نزد ... ڈی بلاک لائلپور

رائل ٹیلرز
بہترین سوٹ شیروانی ... کیلئے ... خدمات حاصل کریں:-
رائل ٹیلرز کچہری بازار لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ہم سب کو خیریت سے منزل تک پہنچا دے!

تمام راستہ بے مزہ گزرا کیونکہ امی جان خاموش اور پریشان تھیں ظاہر ہے اس کا اثر ہم پر بھی پڑا اور ہم سب بھی خاموش رہے۔ شام آٹھ بجے ہم بخیریت پنڈی صدر پہنچے۔ ہم نے صدر سے ٹیکسی لی۔ راستے میں میرے بھائی نے ڈرائیور سے پوچھا کہ تمہارا میٹر تو بند ہے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا کہ میٹر تو خراب ہے۔ میں اس وقت گھر جا رہا تھا۔ تمہارے ساتھ عورتیں تھیں اس لئے میں نے ٹیکسی پر بٹھا لیا۔ ورنہ میرا تو گھر ایبٹ روڈ پریذیڈنٹ ہاؤس کے پاس ہے۔

خیر ہم ٹیکسی سے اترے اسے پیسے دیئے۔ ٹیکسی چلی گئی دیکھا تو اٹیچی کیس ٹیکسی کے اوپر ہی رہ گیا ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ ہم نے ٹیکسی کا نمبر تک نوٹ نہ کیا تھا۔ کچھ نہ پوچھیے۔ اس وقت ہم سب کی کیا حالت تھی۔ اٹیچی کیس میں پانچ چھ ہزار روپیے کا زیور تھا سوائے اس کے

کہ خدا سے دعا مانگتے کوئی چارہ نہ تھا۔ امی جان نے گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کی اے خدا تو جانتا ہے زیور بیٹی کا ہے اگر اس وقت زیور نہ ملا تو سسرال والے میری بیٹی کی کیا عزت کریں گے کوئی کہے گا زیور ان کو دے تو دیا ہے کوئی کہے گا کہ ماں نے دھوکہ دیا ہے۔ غرض جو کسی کے منہ میں آئیگا کہے گا۔ اے خدا اس وقت میری عزت رکھ لے۔

خیر صرف اس سہارے پر کہ اس کا گھر پریذیڈنٹ ہاؤس کے قریب ہے ہم نے ایک اور ٹیکسی لی۔ اور وہاں پہنچ گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کا گھر مل گیا اور ہمیں اٹیچی کیس بھی واپس مل گیا۔ زیور جوں کا توں پڑا تھا۔ ہم نے ڈرائیور کو انعام دیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور میرے منہ سے بے اختیار نکلا کہ ؎

"غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو!"

(ناہید فاطمہ ملک۔ راولپنڈی)

گگو کا گھوڑا

ابا جان نے گگو کو ایک گھوڑا خرید کر دیا اس کا نام بجلی تھا۔ وہ بہت تیز دوڑتا تھا۔ شکل بھی اچھی تھی۔ گگو بڑا ہوا تو سکول جانے لگا۔ اب وہ زیادہ وقت اپنے پیارے گھوڑے کے پاس نہیں گزار سکتا تھا۔ اس نے سوچا بجلی کو سرکس والوں کے ہاتھ بیچ دوں۔ سرکس والے بڑی خوشی سے گھوڑا خریدنے پر تیار تھے۔ ادھر یہ بات ساری بستی میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ کہ گگو اپنا گھوڑا بیچ رہا ہے۔ یہ سن کر سب کو بہت دکھ ہوا کیونکہ ان کا پیارا دوست ان سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچھڑ رہا تھا۔ وہ جب بھی چاہتے اس پر سیر کیا کرتے تھے۔ مگر اب یہ ان سے جدا ہو رہا تھا۔ ابھی یہ خبر گرم تھی کہ ایک اور خبر نے انھیں پریشان کر کے رکھ دیا اور وہ یہ تھی کہ بستی میں ایک مکّار لومڑی آ گئی تھی وہ جانوروں کے بچے اٹھا کر لے جاتی۔ ایک دن لومڑی نے بھیڑ کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ وہ اپنی ماں سے بچھڑ گیا۔ ایک خرگوش یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے دوسرے جانوروں کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور لومڑی کو اس کے جرم کی سزا چکھانے کا ارادہ کر لیا۔ انھوں نے مل کر ایک ترکیب سوچی۔ چوہے سے کہا کہ تم بکری پر سوار ہو کر لومڑی کے گھر جاؤ وہاں ایک سرنگ لگاؤ اور بھیڑ کا بچہ نکال لاؤ۔ ایک بطخ بھی ان کے ساتھ ہو لی۔ بطخ کا یہ کام تھا کہ وہ لومڑی کو باتوں میں لگائے رکھے تا اُسے یہ پتہ نہ چلے کہ چوہا سرنگ کھود رہا ہے۔

تھوڑی دیر میں یہ تینوں لومڑی کے گھر پہنچ گئے۔ بطخ نے لومڑی کے گھر کے باہر بانسری بجانی شروع کر دی۔ لومڑی کو بانسری کی آواز اچھی لگی۔ وہ پاس آ گئی۔ لومڑی بانسری سنتی رہی ادھر چوہا سرنگ کھودتا رہا۔ وہ اس کام میں خاصا ماہر تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ سرنگ کے ذریعہ اندر پہنچ گیا۔ بھیڑ کا بچہ رسّی سے بندھا کھڑا تھا۔ چوہے نے دانتوں سے رسی کاٹی اور دونوں سرنگ کے راستے باہر نکلے باہر گھوڑا تیار کھڑا تھا۔

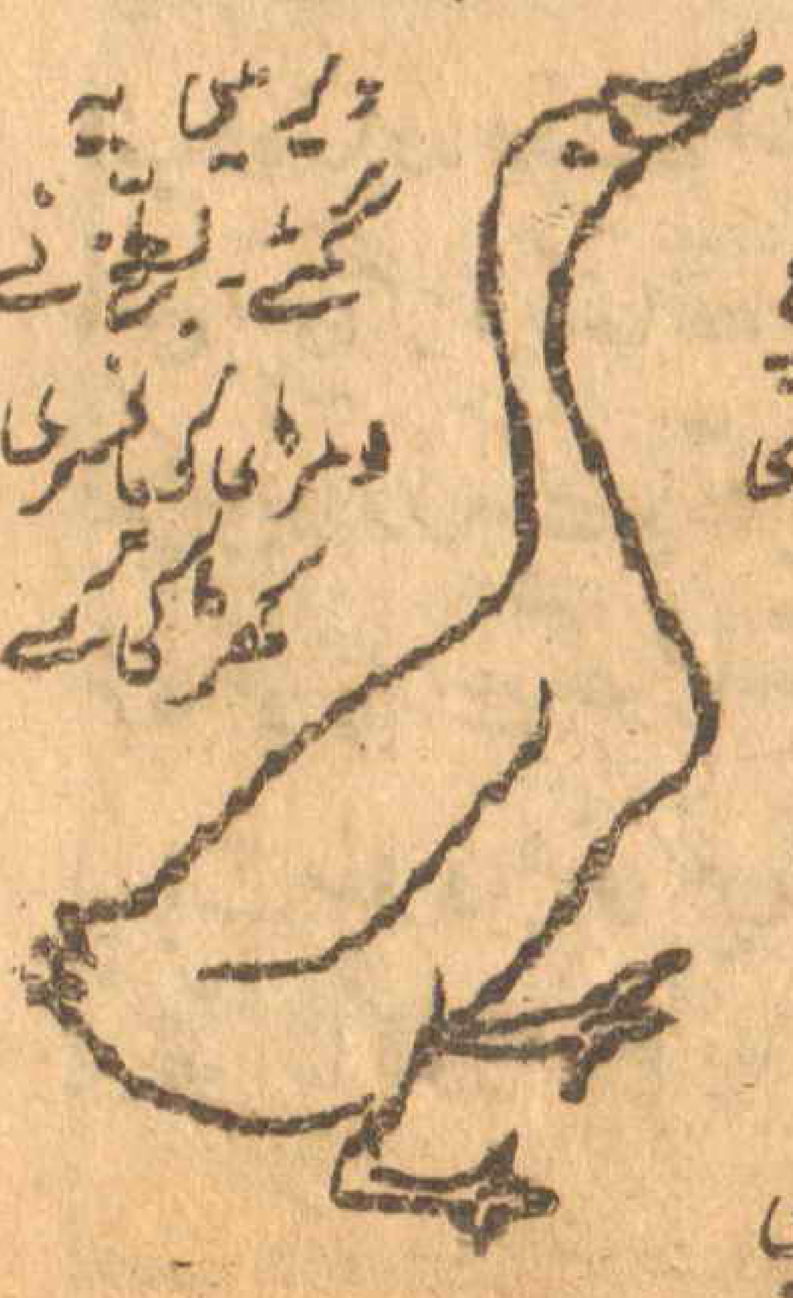

بطخ، چوہا اور بھیڑ کا بچہ گھوڑے پر بیٹھ گئے گھوڑا سرپٹ دوڑا ہوا گیا۔ لومڑی ہاتھ ملتی رہ گئی۔ جب وہ بھیڑ کا بچہ بستی میں لے آئے تو سبھی جانور خوشی کے مارے ناچنے لگے۔

اب گگو کو معلوم ہوا کہ اس کا گھوڑا کتنے کام کا ہے۔ چنانچہ اس نے اسے سرکس والوں کے ہاتھ بیچنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس خبر سے جانور خوشی سے پھولے نہ سمائے اور تین دن تک خوب جشن منایا۔

(محمد ارشد باجوہ۔ سرگودھا)

گرم چادریں، مردانہ و زنانہ اور شٹیل کی دھوتیاں

ہم سے بارعایت خرید فرمائیں

شیخ عبد المالک

مراد کلاتھ مارکیٹ، ریل بازار۔ لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی دینی و تاریخی مقابلہ نمبر (۶)

مرتبہ: جناب حبیب اللہ صابر۔ ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

(۱) قرآن مجید میں کس صحابیؓ کا نام آیا ہے؟

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتنی عمر بیان فرمائی ہے؟

(۳) قرآن کریم میں کس سورۃ سے پہلے بسم اللہ نہیں آئی؟

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی دہلی کے کس مشہور خاندان میں ہوئی اور کس سن میں؟

(۵) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیسرے صدر کون منتخب ہوئے اور کس سنہ میں؟

(۶) اقوام متحدہ کا صدر مقام کہاں ہے؟

(۷) قائد اعظم کو سب سے پہلے "قائد اعظم" کس نے کہا؟

(۸) بتایئے کہ لیاقت علی خان کے علاوہ "قائد ملت" کسے کہا جاتا ہے؟

(۹) کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بابر جب تخت نشین ہوا تو اس کی عمر کتنی تھی؟

(۱۰) پاکستان کی سب سے بڑی تحصیل کا نام بتلایئے!

اول انعام: دس روپے اور دوسرا انعام سات روپے نقد ہوں گے۔ جوابات ۲۰ مئی ۱۹۷۶ء تک حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں:۔ حبیب اللہ صابر ۱۱۵۱/C گاڑی کھاتہ حیدرآباد۔ (نوٹ: نمبری نتیجہ کے لئے جوابی کارڈ بھجوایئے)

جوابات انعامی دینی و تاریخی مقابلہ نمبر ۵

(۱) ۱۰۴ (۲) انگریزی، جرمن، فرانسیسی اور سواحیلی (۳) اپریل ۱۹۴۸ء (۴) ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعۃ المبارک (۵) سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۳۹ء میں۔ (۶) قائد اعظم محمد علی جناح ابوالحسن اصفہانی۔ راجہ صاحب محمود آباد (۷) ظفر علی خان صاحب (۸) ایک منٹ بیس سیکنڈ (۹) رسہ کشی (۱۰) عید الفطر

نتیجہ انعامی دینی و تاریخی مقابلہ نمبر ۳

اس مقابلہ میں ۵۸ بہن بھائیوں نے حصہ لیا۔ بذریعہ قرعہ اندازی مبشر احمد ملک معرفت صوبیدار سٹینو ایف آئی مشینی ٹیشل ڈیفنس کالج لال کرتی راولپنڈی اول اور طارق محمود قریشی ۱۰۹/۲ جیکب لائن کراچی دوم انعام کے حقدار قرار پائے

نتیجہ انعامی دینی و تاریخی مقابلہ نمبر ۴

اس مقابلہ میں ۴۸ بہن بھائیوں نے حصہ لیا۔ بذریعہ قرعہ اندازی عزیزم طاہر احمد مکان نمبر ۵۸/R/۹ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸ اول اور عزیزم عباس احمد بٹ چانگریاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ چونڈہ دوم انعام کے حقدار قرار پائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی معلوماتی مقابلہ ۳

(۱) قرآن کریم کا ترجمہ سب سے پہلے برصغیر کی کس زبان میں ہوا؟
(۲) بتایئے کربلا کس دریا کے کنارے واقع ہے؟
(۳) انڈونیشیا کے دارالحکومت اور سکے کا نام تحریر کریں:۔
(۴) زمین اپنے محور کے گرد ایک چکر کتنی دیر میں مکمل کر لیتی ہے؟
(۵) مغلیہ سلطنت کا بانی کون تھا؟
(۶) بتایئے اسلام آباد کو کب پاکستان کا دارالخلافہ بنایا گیا؟
(۷) دنیا میں سب سے زیادہ اُون کس علاقے میں پیدا ہوتی ہے؟
(۸) دنیا کا سب سے بڑا صحرا کہاں ہے؟
(۹) ایشیا کا سب سے بڑا عجائب خانہ کہاں پر ہے؟
(۱۰) بتایئے "لندن" نامی شہر برطانیہ کے علاوہ کس دوسرے ملک میں ہے؟

جوابات ۲۰ رمئی ۱۹۷۶ء تک حسب ذیل پتہ پر بھجوائے جائیں:۔

(منصورہ خانم معرفت چوہدری عبدالغفور صاحب ایس ڈی او۔ جاشورو کالونی۔ حیدرآباد سندھ)

جوابات انعامی معلوماتی مقابلہ ۲

(۱) حضرت زید بن ثابت رضؓ (۲) رنگون (برما) میں (۳) دارالحکومت کابل اور سکہ افغانی (۴) منا کو (۵) فاروق اعظمؓ (۶) "کے ٹو" (۷) انڈونیشیا (۸) کھیوڑہ (پاکستان) (۹) مصر (۱۰) گیمبیا

اپنا انعام وصول کریں

سجاد محسن ولد افضل چوہدری صاحب معرفت اشو گر ملز ٹنڈو الٰہ یار ضلع حیدرآباد کو انعامی مقابلہ کا انعام (چھ روپے) بھجوایا گیا تھا پتہ نامکمل ہونے کی وجہ سے منی آرڈر واپس آ گیا ہے عزیز سجاد محسن اپنا مکمل پتہ جلد بھجوائیں۔ (بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

مرتبہ: جناب مظفر احمد منصور۔ ایم ایس سی نائب مدیر
(مسجد فضل امین پور بازار لائلپور)

سادہ بسکٹ بنانا

اگرچہ بسکٹ بازار میں فراوانی سے دستیاب ہیں مگر گھر پر بنائے ہوئے سادہ بسکٹ بلحاظ غذائیت کے لحاظ سے بازار کے فینسی بسکٹوں سے بدرجہا بہتر ہوتے ہیں۔ ایک سیر بسکٹ کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء کی ضرورت ہے :-

میدہ ۸ چھٹانک ، چینی ۴ چھٹانک
مکھن یا گھی ۴ چھٹانک ، انڈے دو عدد
بیکنگ پاؤڈر ۴ ماشے ، نمک تھوڑا سا

گھی یا مکھن اور چینی اس طرح ملالیں کہ یکجان ہو جائیں۔ چینی اور مکھن کے اس آمیزے میں ایک انڈہ ڈال کر خوب پھینٹیں پھر دوسرا انڈہ ڈال کر اس حد تک پھینٹیں کہ چینی مکمل طور پر حل ہو جائے اور آمیزہ اس طرح پھول جائے جیسے صابن کا جھاگ ہوتا ہے

پھر میدے میں بیکنگ پاؤڈر اچھی طرح ملائیں۔ ملانے سے پہلے بیکنگ پاؤڈر اور میدہ اچھی طرح باریک چھلنی سے تین چار بار چھان لیں تا دونوں چیزیں یکجان ہو جائیں۔ یہ آمیزہ مکھن چینی اور انڈے کے آمیزے میں اچھی طرح ملا کیک جان کر لیں۔ اب اس آمیزے کی اتنی مقدار لے کر جس سے ایک بڑی روٹی لگائی جا سکتی ہو۔ اسے لکڑی کے چکلے پر جس پر
—— ہلکا سا میدہ خشکی کے لئے چھڑکا گیا ہو
رکھ کر بیلنے کی مدد سے یکساں طور پر موٹی چپاتی بنالیں چپاتی کی موٹائی تقریباً آنی ہونی چاہیئے۔ جتنی کہ کی روٹی ہوتی ہے پھر یہ چپاتی بسکٹ کاٹنے والے سانچوں سے جو گول اور مستطیل ہوتے ہیں۔ کاٹ کر ٹکڑے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تھالیوں میں رکھتے جائیں۔ جب تھالی بھر جائے تو اسے کھٹی میں رکھ کر لگالیں۔ بسکٹ پکانے کے لئے زیادہ درجہ حرارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درکار ہوتا ہے۔ پکائی کی مدت کا انحصار بسکٹوں کی موٹائی اور بھٹی کے درجہ حرارت پر ہوتا ہے۔ عموماً بسکٹ پانچ سات منٹ میں پک جاتے ہیں۔ جب بسکٹوں کی سطح قدرے سرخ ہو جائے تو تھالیوں کو بھٹی سے نکال لیں۔ بسکٹ کو اُلٹ کر رکھیں تا تھالیوں کی گرمی سے اوپر کی سطح بھی یکساں طور پر سرخ ہو جائے۔ جب بسکٹ ٹھنڈے ہو جائیں تو شیشے کے مرتبانوں میں رکھ کر محفوظ کر لیں۔

(آسیہ شفیق اٹھوال۔ زرعی یونیورسٹی لائلپور)

کنو کا جام

آج کل کنو کا موسم ہے ویسے تو آپ کنو کی پھانکیں مزے لے لے کر کھاتی ہوں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ آج آپ کو کنو کے جام کا مزا بھی چکھاؤں۔ یہ سستا ہے اور عمدہ بھی اِسی طرح یہ مقولہ بھی پورا ہو جائے گا کہ کم خرچ بالانشین۔ تو لیجئے اب کنو کا [illegible] بناتے ہیں۔

اجزاء

چینی ایک سیر، پانی آدھ سیر
کنو تین درجن، پیلا رنگ ایک رتی کے برابر

ترکیب

چینی پانی میں ملا کر خوب پکائیں جب پک پک کر تین تار کی چاشنی تیار ہو جائے تو اسے اتار لیں۔ اب کنو چھیل کر اس کا رس نچوڑ لیں۔ اور کسی باریک صاف کپڑے میں چھان کر چاشنی میں ملا دیں۔ اب چاشنی دوبارہ چولہے پر چڑھا دیں اور دو تین منٹ پکانے کے بعد اتار لیں اور اس میں حسب پسند رنگ ملا لیں پھر ٹھنڈی ہونے پر کسی مرتبان یا کھلے منہ کی بوتل میں ڈال لیں۔

لیجئے آپ کا جام تیار ہے کھائیے اور مزے اڑائیے!

(زاہدہ راحت۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

چینی سفید، چری اور مرچ کنڑی
کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں
ہماری خدمات حاصل کریں
انصاف کمپنی رجسٹرڈ
پرانی غلہ منڈی لائلپور
فون
۶۹۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات انعامی مقابلہ ۴

اول انعام ۱۱ روپے بذریعہ انعامی بونڈ بھجوائے جائیں گے

جواب بھیجنے کا پتہ: شفیق احمد اٹھوال۔ الصادق کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور

(۱) صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نام لکھیں نیز سن ولادت اور مقام ولادت لکھیں

(۲) خلافت ثالثہ احمدیہ کی پہلی بیعت کس مقام پر لی گئی۔

(۳) مقوقس کے پاس دعوت اسلام لیکر جانے والے صحابیؓ کا نام لکھیں۔

(۴) برصغیر پاک و ہند میں محمد بن قاسم نے سب سے پہلے کہاں مسجد تعمیر کی؟

(۵) آپ برصغیر پاک و ہند کی پہلی ہوا باز خاتون کا نام تو جانتی ہوں گی۔ تحریر کیجئے:

(۶) عبداللہ بن سبا کون تھا؟

(۷) مکمل کریں: "قرآن مجید کے انوار و برکات اور اس کی ——— ——— اور تازہ بتازہ ہیں۔"

(۸) مجلس اطفال الاحمدیہ کا آغاز کس سن میں ہوا؟

(۹) قرآن کریم کو صحیفہ کی شکل میں کس نے محفوظ کیا تھا؟

(۱۰) روزنامہ الفضل کب اور کس کی ادارت میں جاری ہوا؟

نتائج ناصرات انعامی مقابلہ ۲، ۳

ناصرات انعامی مقابلہ ۲ اور ۳ کے نتائج کے لحاظ سے سعدیہ سرور شیخ حافظ آباد اور ناصرہ بشریٰ جھور سانگلہ ہل بالترتیب دونوں مقابلوں میں اول قرار پائیں انہوں نے ۸½ اور ۹½ نمبر حاصل کئے ہیں۔ مبارک ہو! انعام بھجوا دیا گیا ہے۔ ناصرات کے ان مقابلوں میں ۳۸ ناصرات نے حصہ لیا۔

(شفیق احمد اٹھوال۔ لائل پور)

بزم ناصرات

• جناب مکرم و محترم بھائی جان! السلام علیکم۔ ماہ اپریل کا تشحیذ پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ ناصرات کے صفحات کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ میں آپ کو دو خوب صورت بیلیں بھیج رہی ہوں اور ایک میز پوش کے لئے کونہ بھیج رہی ہوں مجھے امید ہے آپ اپنے پیارے سے رسالہ تشحیذ الاذہان میں ضرور شائع کریں گے۔ میں آپ کو پہلی مرتبہ بھیج رہی ہوں۔ مہربانی فرما کر ضرور شائع کریں۔ (قرۃ العین۔ باب الابواب۔ ربوہ)

• بھائی جان۔ السلام علیکم! ناصرات کے صفحات کے لئے دو کھانے کی ترکیبیں حاضر ہیں شائع ہونے پر اور بھی کچھ لکھ کر ارسال کروں گی۔ (نصرت چیمہ۔ دریاخان مری سندھ)

• اچھے بھیا! ٹماٹر کی چٹنی بنانے کی ترکیب بھیج رہی ہوں۔ تشحیذ الاذہان میں شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (عذرا محمود۔ ڈنڈوٹ سیمنٹ ورکس۔)

بھائی جان! آداب! میں اپنے رسالہ تشحیذ کے لئے ایک لطیفہ بھیج رہی ہوں امید ہے کہ ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کریں گے۔ نیز یہ بھی بتائیے کہ ردی کی کتنی ٹوکریاں ہیں؟ (تسنیمہ نوین)

محترم بھائی جان! السلام علیکم۔ میں رومال پر کاڑھنے کے نمونے بھیج رہی ہوں شائع فرما دیں۔ (راشدہ نورین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ:
نسیم اختر - کوٹ عبدالمالک

واٹر کلر سے پینٹ کیجئے
بہت خوبصورت لگے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا ہنس لیجئے

میرے بھائی جان نامی کو امّی جان نے صابن دکھاتے ہوئے کہا "جاؤ! بشیر صاحب کی دکان سے کپڑے دھونے کا صابن لے آؤ!"

نومی بھاگتا ہوا گیا اور کہنے لگا "بشیر صاحب! امّی جان کہہ رہی ہیں کہ کپڑے دھونے والا......!"

انھوں نے پوچھا۔ "کیا کپڑے دھونے والا؟"

نومی غالباً صابن کا نام بھول گیا تھا اس لئے کہنے لگا۔ "امی جان کہہ رہی ہیں کہ کپڑے دھونے والا گُڑ دے دیں!!"

(ہاجرہ مبارکہ۔ فرانکفورٹ مغربی جرمنی)

ایک شخص: "مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری مرغی آپ کے پودے خراب کر آئی ہے"

دوسرا: "کوئی بات نہیں میرے کتّے نے اسے کھا لیا ہے"

پہلا شخص: "خیر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں ابھی ابھی آپ کے کتے کو گولی مار آیا ہوں!"

(نصیر احمد ثاقب۔ بشیر آباد سندھ)

مجسٹریٹ: (ملزم سے) "تم نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے۔ ہمارے پاس چار ایسے گواہ موجود ہیں جنہوں نے تمہیں چوری کرتے ہوئے دیکھا ہے"

ملزم: "گواہوں سے کیا ہوتا ہے جناب؟ میں چار نہیں بلکہ چار ہزار ایسے گواہ پیش کر سکتا ہوں جنہوں نے مجھے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

(قدسیہ نور قدسی۔ محمد شاہ مقیم)

پٹواری: (بہرے کسان سے) "تمہاری عمر کتنی ہے؟"

کسان: "جناب دو ایکڑ"

پٹواری: "اور تمہاری زمین کتنی ہے؟"

کسان: "ساٹھ سال"

(نصیر احمد۔ لائلپور)

ایک عورت جو بہت کالی تھی ایک دن پیلا سوٹ پہن کر اپنی سہیلی کے گھر گئی۔ اسے دیکھ کر سہیلی بولی:۔

"آج تو تم ایسے لگ رہی ہو جیسے سرسوں کے کھیت میں بھینس کھڑی ہو۔"

(رابعہ تبسم۔ حیدرآباد سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تعلیمی ادارہ کے چند طلباء تعطیلات میں ہائیکنگ کے لئے پہاڑ پر گئے۔ واپس آئے تو ان کے استاد جو انگریزی نہیں جانتے تھے۔ انھوں نے سوال کیا۔ "بھئی تم نے پہاڑ پر کیا کچھ دیکھا کچھ ہمیں بھی بتاؤ!"

طلباء نے جواب دیا "ماسٹر صاحب! پہاڑ پر قدرت کے حسین نظاروں کی فراوانی تھی۔ خوبصورت روشیں۔ خوشبودار پھول۔ لذیذ پھل فروٹ۔ سبزہ زار لانبے لانبے درخت اور بے تحاشا زِگ زیگ (ZIG - ZAG - یعنی پیچ در پیچ راستے)

استاد کہنے لگے "ارے اگر زِگ زیگ اتنا ہی زیادہ تھا تو کچھ ہمارے لئے بھی لیتے آتے۔"

یہی استاد محترم اپنے تعلیمی ادارہ کے چند طلبا کے ساتھ ہندوستان کی ایک عظیم درس گاہ دیکھنے گئے سٹیشن پہ پرنسپل مع سٹاف کے حاضر تھے۔ انھوں نے پرتپاک استقبال کیا اور استاد صاحب سے پوچھا "آپ ٹُور (TOUR یعنی دَورہ) پر تشریف لائے ہیں؟"

استاد صاحب چونکہ انگریزی نہیں بولتے تھے۔ سمجھے کہ شاید پرنسپل صاحب نے پوچھا ہے کہ کیا "آپ ٹاؤ ہر (یعنی پیدل چل کر) آئے ہیں" فوراً بولے "جی نہیں ہم تو گاڑی پہ آئے ہیں۔"

○

ایک آدمی گنڈیریاں چوستا جا رہا تھا اور اس کے پیچھے ایک اور آدمی اس کے پھینکے ہوئے چھلکے چوستا آ رہا تھا۔ پہلے نے مڑ کر دیکھا اور بولا "اے کنجوس تو گنڈیریاں بھی نہیں خرید سکتا۔" دوسرا بولا "کنجوس تو خود ہے جو ذرا سا بھی رس چھلکوں میں نہیں چھوڑتا۔"

ایک سکھ نے اپنی بیوی سے کہا "وزیر اعظم نے سبزیوں میں ملاوٹ کرنے والوں کے لئے سخت سزا دینے کا حکم دیا ہے۔"

بیوی گھبرا گئی اور بولی "غضب ہو گیا کسی سے کہئے گا نہیں۔ میں تو آج آلو مٹر ملا کر پکا چکی ہوں۔"

(نگہت طاہرہ - دارالنصر غربی ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
آپ کے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ - لاہور
کو یاد رکھیے
فون نمبر ۶۲۶۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ معلومات

آبشار نیاگرا (NIAGRA)

دنیا کی یہ سب سے خوبصورت، شاندار اور پُرشور آبشار امریکہ میں واقع ہے۔ دریائے نیاگرا کے وسط میں جزیرہ گوٹ واقع ہے جس کی وجہ سے یہ آبشار دو حصوں میں بٹ جاتی ہے۔ مغربی حصے کو کینیڈین اور مشرقی کو امریکن کہتے ہیں۔ نیاگرا کی بلندی تقریباً ایک سو اسی فٹ ہے۔ ایک منٹ کے مختصر سے وقفے میں ایک کروڑ پچاس لاکھ کیوبک فٹ یعنی چار لاکھ سٹھ ہزار ٹن سے زیادہ پانی اس آبشار کے دہانے سے طرح طرح کی سروں کی آوازیں پیدا کرتا ہوا گرتا ہے۔ سردیوں میں آبشار کے کچھ حصے جم جاتے ہیں اور دھوپ میں کسی خوبصورت عمارت کے مرمریں ستون معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی عظمت لمبائی چوڑائی کی بجائے خوشنما نظاروں کی وجہ سے ہے جو قدرت نے اسے بخش رکھے ہیں۔ آبشار نیاگرا سے تقریباً پچاس لاکھ کلو واٹ بجلی حاصل کی جاتی ہے۔ (پاشا شفیق، نیو ہائی سکول لائلپور)

آسمانی بجلی (LIGHTNING)

آسمانی بجلی جو بادلوں میں رگڑ کے باعث پیدا ہوتی ہے عمل [illegible] کے باعث زمین بادلوں سے مخالف قسم کی برق سے بار ور ہو جاتی ہے اور جب یہ بادل سطح زمین کے قریب آ جاتے ہیں تو دو مخالف قسم کی بجلیوں کے ملنے سے چمک پیدا ہوتی ہے۔ روشنی کی شعاعوں کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے اس لئے چمک فوراً نظر آ جاتی ہے لیکن آواز کی لہریں ایک سیکنڈ میں صرف گیارہ سو فٹ ہی طے کر سکتی ہیں۔ اس لئے کئی سیکنڈ بعد گرج سنائی دیتی ہے۔ بجلی کی چمک ڈیڑھ سو میل تک دکھائی دیتی ہے لیکن آواز اور گرج ۱۷ میل سے زیادہ فاصلہ پر سنائی نہیں دیتی۔ (ذکی احمد فرخ لائلپور)

ذہنی ورزش

ان سوالوں کے جواب خود سوچیئے پھر دیکھیئے کہ آپ کے جوابات کہاں تک درست تھے۔ (جواب کسی اور صفحے پر دیکھیں)

(۱) وہ کونسی گاڑی ہے جس کے ایک سر اور آٹھ پاؤں ہوتے ہیں
(۲) ایک انوکھا دیکھا کہ بات چیت لئے دوڑا پھرتا۔
(۳) ڈالا ہرا نکالا لال
(۴) ایسا کون نقطہ ہے جسے بڑے بڑے عالم و فاضل بھی غلط پڑھتے ہیں؟
(۵) وہ کون سے چار حرف ہیں جنہیں سن کر چور بھاگ جاتا ہے
(۶) لگ لگ کہے نہ لگے مت لگ کہے لگ جائے۔
(۷) "۹" کو چار بار اس طرح لکھئے کہ اس کا نتیجہ سو نکلے۔
(۸) وہ کون سی چیز ہے جو ہر قوم کا آدمی کھاتا ہے؟
(۹) وہ کون ہے جس کا منہ ہے مگر کھا نہیں سکتا؟
(۱۰) ایک ریگستان کی پانچ سڑکیں۔

(راحہ منور احمد منشہ، ڈرگ روڈ، کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابھی آپ کے امتحان اور بھی ہیں۔

پیارے بچو! اسکول کے امتحانات میں کامیابی اور نئی کلاسیں آپ کو مبارک ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ ابھی آپ کے کچھ اور امتحان بھی ہیں۔ ستارہ، ہلال، قمر اور بدر اطفال کے امتحانات ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی عزت یا ذلت امتحان پر موقوف ہے۔ پس اگر آپ عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو خوب تندہی اور محنت سے ۲۸ مئی سے پہلے اپنے سالانہ مرکزی امتحانات کی تیاری کر لیں کہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

اطفال اور ناصرات کا سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

امسال اطفال اور ناصرات کے سالانہ مضمون نویسی کے مقابلہ کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بچوں سے حسن سلوک" مقرر ہے۔ مقالہ ایک ہزار سے ۱۵۰۰ الفاظ تک مشتمل ہونا چاہیئے۔ کتابوں کے حوالہ جات اور مصنف کا نام لکھنا نہ بھولیے مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ رجولائی ہے۔ اول۔ دوم اور سوم کو بالترتیب ۵۰/-، ۳۰/- اور ۲۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

(حافظ مظفر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت)

جوابات ذہنی ورزش صفحہ ۲۴

(i) اونٹ گاڑی (ii) ٹیلیفون (iii) پان (iv) غلط (v) O.I.C.U (vi) ہونٹ (vii) $\frac{9}{9}$ + ۹۹ = ۱۰۰ (viii) ہیرا (ix) دریا (x) ہاتھ

محمود ٹیلیویژن کمپنی

ہر قسم کے ریڈیو

ٹیلی ویژن

ریفریجریٹر

ایئرکنڈیشنرز

سوئی گیس کے چولہے اور ہیٹر

خرید و فروخت

اور مرمت کیلئے

۲۱ ہال روڈ لاہور

فون۔ ۵۲۸۲۱

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے روح پرور خطبات علمائے سلسلہ کے اہم مضامین بیرونی ملکوں میں جماعت کی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی و غیر ملکی خبریں شائع ہوتی ہیں آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں اس کی توسیع اشاعت

آپ کا جماعتی فرض ہے!

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Monthly Tash-heez-ul-Azhan Rabwah Hijrat 1355 H.S. May 1976 Regd. No. L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

FOR FIAT 125P SERVICE

VISIT

OUR PETROL-CUM-SERVICE STATION

AT

MAIN CLIFTON ROAD

Special Features:

★ High Octain Served Directly from Pump.
★ Highly Trained Supervisors & Mechanic.
★ Sophisticated Equipment & Tools.
★ Charges Most Economical

AUTOMOTIVE PRODUCTS Ltd.

D.C. 9/7 CLIFTON ROAD,
KARACHI.

Phone: 532138

Title Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.